

مُسندِ صحابیات

مؤلفہ جمیل نقوی

مُسندِ صحابیاتؓ



مع اردو ترجمہ حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیاتؓ
سے مروی متفق علیہ احادیث نبوی کا مجموعہ

مشکوٰۃ المصابیح و صحاح ستّہ سے ماخوذ

(مُسندِ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ علیحدہ)

مؤلفہ

جمیل نقوی

مُقدمہ

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی



اُردو اکیڈمی سندھ۔ کراچی



پہلا ایڈیشن
تاریخ اشاعت : ۱۹۸۷ء

مؤلف ——— جمیل احمد نقوی الحنفی
طابع ——— عزیز خالد

مطبوعہ
اکیڈیمک آفسٹ پریس
آرام باغ روڈ، کراچی



ISBN 969 - 30 - 1096 - 5

چچی جان

(بیگم مرزا نور احمد)

کی یاد میں

جن کی زندگی اُن خوبصورت الفاظ و اِرشادات کا ایک عکس
تھا جو وقت کی گرفت سے بالاتر تھیں اور جنھیں ہم تک پہنچانے
کے عمل میں

صحابیاتؓ رسولِ اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو حصّہ لیا اُس کا کسی قدر اندازہ اِس کاوشِ جمیل سے
ہو سکتا ہے

جمیل نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

"میری آپا" مجھ سے دس سال چھوٹی ہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ بہن نہ چھوٹی ہوتی ہے نہ بڑی وہ تو بس بہن ہوتی ہے۔

سنہ ۱۹۴۲ء میں والدہ کا انتقال ہوا اور ان کے بعد جیسے آپا نے چپ چاپ اُن کی جگہ لے لی۔ اور سنہ ۱۹۶۶ء میں جب میری شریکِ حیات ملیحہ ابدی سفر پر روانہ ہوئیں تو آپا نے ہمارے خاندان کو بکھرنے نہ دیا۔

اُن کی یہ شیرازہ بندی بڑی ہمہ جہتی ہے۔ ایک طرف وہ سارے رشتوں کی امین بن گئیں اور دوسری طرف انھوں نے مجھے وہ سکون دیا کہ میں لکھنے پڑھنے کے کاموں میں لگا رہا۔

مُسندِ علیؓ اور مسندِ عائشہؓ کے بعد مسندِ صحابیاتؓ کی ترتیب و تدوین اُن ہی کی فرمائش بلکہ "حکم" کا نتیجہ ہے۔

آپا! اللہ تمہیں بہت دِنوں جیتا رکھے کہ تم ہی اس ۵۷ سالہ بھائی سے لیکر چھ سالہ مصطفیٰ طاہر اور علی طاہر تک، سب کی خوشیوں کا مرکزی نقطہ ہو۔

اکتوبر سنہ ۱۹۸۶ء — جمیل نقوی

ترتیب

المناقب الصحابۃؓ وغیرہم

المسائل النساء (عورتوں سے متعلق مسائل)



سیرۃ الصحابیات

جن سے اس مسند میں حدیثیں بیان کی گئی ہیں

۱۔ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ
۲۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ
۳۔ حضرت اُنیسہ بنت خبیبؓ
۴۔ حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ
۵۔ حضرت اُمامہ بنت ابوالعاصؓ
۶۔ حضرت بریرہؓ
۷۔ حضرت بُسرہؓ
۸۔ حضرت بہیسہ فزاریہؓ
۹۔ حضرت اُم بجیدہؓ
۱۰۔ حضرت جُدامہؓ
۱۱۔ حضرت حفصہ بنت عمرؓ (ام المومنین)
۱۲۔ حضرت حلیمہ بنت ابی ذویبؓ
۱۳۔ حضرت حبیبہ (اُم المومنین)ؓ
۱۴۔ حضرت اُم الحصینؓ
۱۵۔ حضرت اُم حرامؓ
۱۶۔ حضرت حمنہ بنت جحشؓ
۱۷۔ حضرت اُم خالد بن سعیدؓ
۱۸۔ حضرت خنسا بنت خدامؓ
۱۹۔ حضرت خولہ بنت حکیمؓ
۲۰۔ حضرت خولہ بنت ثامرؓ
۲۱۔ حضرت خولہ بنت قیسؓ
۲۲۔ حضرت اُم درداؓ
۲۳۔ حضرت رُبیع بنت معوذؓ
۲۴۔ حضرت زینب بنت جحشؓ
۲۵۔ حضرت زینب بنت کعبؓ
۲۶۔ حضرت اُم سلمہ بنت اُمیہ (اُم المومنین)ؓ
۲۷۔ حضرت اُم سلیم بنت ملحانؓ
۲۸۔ حضرت سلمٰی زوجہ ابورافعؓ

۲۹۔ حضرت شفا بنتِ عبداللہ قریشی
۳۰۔ حضرت اُمِّ شریک غزیہ رض
۳۱۔ حضرت اُمِّ شریک انصاریہ رض
۳۲۔ حضرت صفیہ بنتِ شیبہ حجبی رض
۳۳۔ حضرت اُمِّ عُمارۃ بنتِ نسیبہ رض
۳۴۔ حضرت اُمِّ العلاء انصاریہ رض
۳۵۔ حضرت اُمِّ عطیہ رض
۳۶۔ حضرت فاطمۃ الکبریٰ رض
۳۷۔ حضرت فاطمہ بنت حبیش رض
۳۸۔ حضرت فاطمہ بنتِ قیس رض
۳۹۔ حضرت فریعہ بنت مالک رض
۴۰۔ حضرت اُمِّ الفضل رض

۴۱۔ حضرت اُمِّ فردہ انصاریہ رض
۴۲۔ حضرت کبشہ بنتِ کعب رض
۴۳۔ حضرت کریمہ بنتِ ہمام رض
۴۴۔ حضرت اُمِّ کرز رض
۴۵۔ حضرت اُمِّ کلثوم بنتِ عقبہ رض
۴۶۔ حضرت لبابہ بنتِ حارث رض
۴۷۔ حضرت میمونہ (اُمّ المومنین) رض
۴۸۔ حضرت اُمِّ معبد بنت خالد رض
۴۹۔ حضرت اُمِّ المنذر انصاریہ رض
۵۰۔ حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رض
۵۱۔ حضرت اُمِّ ہانی
۵۲۔ حضرت اُمِّ ہشام رض



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

مقدمہ

از

جناب پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی

نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ کچھ لوگ اپنی عبادت و ریاضت سے قُربِ الٰہی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ اپنے لئے منتخب فرما لیتا ہے جمیل نقوی صاحب کا معاملہ کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اُنھیں سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلۂ نسب سے وابستہ کر کے ربِ کریم نے سرفرازی عطا فرمائی اور پھر دلِ گداختہ دے کر حلقۂ عشاق میں شامل فرمایا، علم سے بھی انھیں حصۂ وافر عطا کیا گیا اور علم بھی وہ جو اشیاء کو اسی طرح دیکھتا اور دکھاتا ہے جیسی وہ ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں وہ علمِ ظنّی و قیاساتِ گماں کے دائرے سے نکل کر قرآنِ عظیم اور قولِ صادق و امین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک طرف تو انھوں نے قرآنِ حکیم کے ایک نسخہ کی ترتیب و تکمیل میں عجب انداز سے حصہ لیا اور دوسری طرف قرآنِ حکیم کے اُردو تراجم پر ایک کتاب پیش کی۔ آج کل وہ اُردو تفاسیر کے تفصیلی جائزہ میں مصروف ہیں۔ اِسی کے ساتھ ساتھ مُسندِ علیؓ اور مُسندِ عائشہؓ کی ترتیب و تالیف کی سعادت سے انھیں نوازا گیا اور اب وہ مُسندِ صحابیات کے مؤلف کی حیثیت سے ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ اس مُسند میں حضرت صدیقہؓ کی روایت کردہ احادیث شامل نہیں ہیں۔

کیونکہ وہ ایک مستقل اور جداگانہ حیثیت سے پیش کی جارہی ہیں۔

مُسندِ صحابیات میں اُن صحابیات رضی اللہ تعالےٰ علیہن اجمعین کی مرویات شامل کی گئی ہیں۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں پڑھے لکھے افراد کی فہرست نہایت مختصر تھی، اُن صحابیات کا راویانِ حدیث میں شامل ہونا خود ایک معجزۂ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسلام نے تاریخِ عالم میں پہلی بار عورت کی شخصیت کی تمام جہتوں کا ذہنِ انسانی سے اعتراف کرایا اور ہر سعادت و کمال میں اسے مرد کا شریک بنایا۔ اسلام، عبادت، زہد، علم، جہاد اور سیاست ــــ ہر شعبہ میں نسائی ذات کے امکانات کا اشاریہ ہے۔

غزوۂ اُحد میں حضرت اُمِ عمارہؓ اُن چند برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک ہیں جو شمعِ رسالت کی حفاظت کے لئے حصارِ آہنی بنیں، غزوۂ خندق میں حضرت صفیہؓ کا کارنامہ معروف ہے، وجنگِ یرموک میں حضرت اسمآ بنت ابوبکرؓ، حضرت اُمِ حکیمؓ، حضرت جویریہؓ اور بعض دوسری صحابیات نے دادِ شجاعت دی، بحری معرکوں میں بھی صحابیات نے حصہ لیا۔ اشاعتِ اسلام میں بھی خواتین کا حصہ ہماری تاریخ کا ایک عنوانِ جلی اور بابِ زرّیں ہے۔ راہِ ایمان میں حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کی پامردی نے فاروقِ اعظمؓ کو مجبور کردیا کہ وہ آستانِ نبوت پر گردن جھکا کر قبولِ اسلام کے لئے حاضری دیں۔ حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت اُمِ سلیمؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں اسلام قبول کیا۔

جہاد کا تعلق اسلامی سیاست کی بقاء سے ہے۔ یوں جہاد کا رشتہ سیاست ملی سے منع ہے۔ عورت کے سیاسی اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ وہ دشمنوں کو پناہ دے سکتی ہے اور امام اُس کی امان کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ سنن ابی داؤد میں لکھا ہے کہ فتح مکہ کے زمانہ میں اُمِ ہانیؓ نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں، ایک مشرک کو پناہ دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تم نے جس کو پناہ یا امان دی ہم

نے بھی دی تھی[1]

زیرِ نظر مسند سے علم حدیث میں صحابیات کے حصہ اور مرتبے کا اندازہ آپ کو ہو سکے گا۔ حضرت عائشہؓ تاریخ، فنِ فقہ میں امامت کے درجے پر فائز نظر آتی ہیں اور اُن کے اسی مرتبہ کے پیش نظر سید جمیل صاحب نے مسندِ عائشہ الگ مرتب کی ہے۔ "فن حدیث میں درایت کا بڑا مرتبہ ہے۔ لیکن حضرتِ عائشہؓ کو حقیقتاً اس کا موسس کہنا چاہیئے کیونکہ سب سے پہلے آپ نے اس اصول کو استعمال کیا"[2]

اس مسند میں جو احادیث ہیں وہ ایمانیات، عبادات، آدابِ معاشرت، حدود، سیاست (امارة) اور حقوق و فرائض —— سبھی شعبوں کا احاطہ کرتی ہیں۔ عورت کی روایت کا اِس سے بڑا اعتبار اور کیا ہوگا۔ مسندِ عائشہ کو اِس مسند کا ایک حصہ سمجھنا چاہیئے۔

حضرت عائشہؓ "ان صحابہ میں شامل ہیں جو درجہ اجتہاد رکھتے تھے۔" اور اس حیثیت سے وہ اس قدر بلند ہیں کہ بے تکلف ان کا نام حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ لیا جا سکتا ہے۔ وہ حضرتِ ابوبکرؓ، حضرتِ عمرؓ، حضرت عثمانؓ کے زمانے میں فتوے دیتی تھیں اور اکابر صحابہ پر انہوں نے جو دقیق اعتراضات کئے ہیں اُن کو علامہ سیوطی نے ایک رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔[3]

حضرت عائشہؓ سے ۲۲۱۰ احادیث مروی ہیں، وہ تاریخ عرب، شاعری اور علم الانساب میں درجۂ کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے بعد امہات المومنین میں علمی طور پر حضرت اُمّ سلمہؓ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ محمود بن لبید کے الفاظ میں آنحضرت

---

[1] سعید انصاری، سیر الصحابیات، صفحہ ۱۹، نیشنل بک فاؤنڈیشن پاکستان، ۱۹۷۲ء

[2] صحابیات، نیاز فتحپوری، صفحہ ۲۲ اور ۲۳، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۶۲ء

[3] سعید انصاری، سیر الصحابیات حصہ ۲۹،

— امام جلال الدین سیوطی کی اس کتاب کا نام "عین الاصابہ فیما استدرکتہ عائشہ علی الصحابہ" ہے۔ ع ن

صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج احادیث کا مخزن تھیں۔ تاہم عائشہؓ اور اُم سلمہؓ کا ان میں کوئی حریف اور مقابل نہ تھا۔[۶]

حضرت اُمِ سلمؓ سے ۳۷۸ حدیثیں مروی ہیں اور وہ محدثین صحابہ کے تیسرے طبقہ میں شامل ہیں۔ وہ نہایت معتبر فقیہہ تھیں اور ان کے فتاویٰ پر سبھی کا اتفاق ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ، حضرت اُسامہ بن سیدؓ، مصعب بن عبداللہؓ، عبداللہ بن رافعؓ جیسے اکابر علم حدیث میں اُن کے شاگرد ہیں۔

امہات المومنینؓ سے مروی احادیث کی تعداد بنات النبیؐ سے روایت کی ہوئی احادیث سے کہیں زیادہ ہے اور صاحبزادیوں میں غالباً صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی محدثہ ہیں۔ اس کا سبب واضح ہے۔ یہ ازواج کا حق اور فرض تھا کہ وہ اسلام کی "آدھی دنیا" یعنی خواتین کے بارے میں احادیث بیان کریں کیونکہ وہ حضورؐ کی خلوت وجلوت کی امین تھیں اور تعلقات کی نوعیت، معاملات وجذبات کے تمام پہلوؤں پر محیط تھی۔

امہات المومنین اور بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرنے کا زیادہ موقع ملا جو آپ کی قرابت دار تھیں مثلاً حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب۔ یہ حضورؐ کی پھوپھی اور خالہ زاد بہن تھیں۔ ان کی شرکت جہاد خواتین کی زندگی اور اسلامی معاشرہ میں اُن کی بلند حیثیت کی ایک دلیل ہے۔ حضرت اُمِ ایمن کو حضورؐ نے اپنی ماں کہا، اور سمجھا، ان سے بھی چند احادیث مروی ہیں۔ دوسری صحابیات سے روایت کردہ احادیث بھی اس مجموعے میں ملاحظہ کریں گے۔

اس مسند سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ حقیقی اسلامی معاشرت میں عورت پر کوئی ایسی قدغن نہیں لگائی جاتی جو اُس کی ذات کی نمو اور ارتقا کو مجروح کر سکے۔ پھر اسلامی معاشرہ میں عفت وعصمت، دل ونگاہ کی پاس داری اور زبان کی حفاظت کے تمام آداب کے ساتھ

---

[۶] حوالہ بالا۔ صفحہ ۵۴

ساتھ زندگی کے کسی بھی شعبہ کے کسی بھی اہم مسئلہ کے اظہار پر کوئی پابندی نہیں۔ جنسی زندگی کے معاملات بھی اُمہات المومنینؓ اور صحابیات نے بیان فرمائے اور اسی کے ساتھ ساتھ نسوانی معاملات بھی۔ یہ سب کچھ یوں کیا گیا کہ صرف علم کو سربلندی اور سرفرازی نصیب ہوئی اور ان باتوں سے لذت صرف بیمار اور مریض ذہنوں کو مل سکتی ہے۔ زندگی کے ایسے پہلوؤں سے متعلق احادیث کے پیش نظر یہ بات کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ہماری بہت سی خود ساختہ پابندیوں نے شرم و حیا کا جو معیار آج قائم کیا ہے اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہیولاک ایلس نے بھی یہ اعتراف کیا ہے کہ بانیان مذاہب میں صرف محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنسی معاملات کو انسانی رغبتوں اور معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا ہے۔

اس مجموعے کی احادیث کے مطالعہ سے یہ بات بھی ذہن میں آئی کہ احادیث کی تفسیر و شرح کی بھی آج ضرورت ہے۔ مثلاً نماز کی سُنتوں کے فضائل کے باب میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ "چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں نمازِ فجر سے پہلے۔" اس حدیث میں ظہر سے مراد، ظہر کی فرض رکعتیں، مغرب سے مراد مغرب کی فرض رکعتیں، عشا سے مراد عشا کی فرض رکعتیں اور نمازِ فجر سے مُراد فجر کی فرض رکعتیں۔ نماز کا لفظ فرض نماز کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اِسی طرح بعض احادیث کے سمجھنے کے لیے موضوع (باب الحدیث) سے اُن کا تعلق سمجھنا ضروری ہے۔ اردو کے ایک اچھے شاعر، معقول نقاد اور غالب کے خاصے معتبر شارح جمیل نقوی صاحب کی مسندِ صحابیات کے مسودے پر نظر ڈال رہے تھے کہ حضرت اُمِّ حرامؓ کی اس حدیث پر رُکے کہ "دریا کے سفر میں اگر سر گھومنے سے قے ہو جائے تو اُس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے۔" اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ نہایت ــــ معقول

حدیث ہے۔ میں اسے تسلیم نہیں کرتا (نعوذ باللہ)۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ صاحب غالبؔ کے اشعار میں بین السطور اور لفظوں کے پیچھے معانی کی تلاش کرتے ہیں، استعاروں کے پردوں کو پلٹتے ہیں، لیکن ایک حدیث کے بارے میں کسی سعی و کاوش کے قائل نہیں اور نہ علم حدیث سے انہیں کوئی واقفیت ہے۔

یہ ابوداؤد کی حدیث ہے۔ اس کا عنوان جہاد ہے۔ گویا ہمارے سامنے یہ بات آئی کہ دریا کا یہ سفر جہاد کے سلسلہ میں ہے۔ جہاد کا سفر ویسے بھی شہادت کا سفر ہوتا ہے۔ آدمی اپنی جان کی قیمت پر اپنے عقیدے پر گواہی دینے کے لئے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ پھر بحری جہاد عربوں کے لئے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ رہی بات دوران سر کی، سو جو صاحبان اس تجربے سے گزرے ہیں وہ شہادت دیں گے کہ دوران سر سے متلی کے وقت یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بدن کے رُوئیں رُوئیں سے جان کھنچ رہی ہو۔ پھر اصول حدیث کے طالب علم جانتے ہیں کہ جو احادیث، احکام، عدود، نصاب اور تعزیر سے تعلق رکھتی ہیں ان کی جرح اور تعدیل میں سختی سے کام لیا جاتا ہے۔ سلسلہ روایت اور راوی کے مرتبہ کو پرکھا جاتا ہے اور درایت و مطابقتِ حدیث و قرآن سے کام لیا جاتا ہے لیکن نیکی پر اکسانے اور آمادہ کرنے والی احادیث میں اس درجہ سختی نہیں برتی جاتی۔ علاوہ ازیں احادیث کے درجے قائم ہیں اور صحت کے اعتبار سے اُن کے مختلف اصطلاحی نام ہیں۔ ضعیف حدیث قوی اور صحیح حدیث کے مقابلے میں کم تر سمجھی لیکن یہ بات ہرگز لازم نہیں آتی کہ اسے وضعی سمجھا جائے۔

مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ اس سند کے مطالعے سے قارئین کو فیض پہنچے گا۔ حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں ہمیشہ رہے کہ جیسے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں حاضر ہیں۔ باوضو ہو کر ادب سے مطالعہ حدیث کیا جائے۔ پھر حدیث کا مطالعہ محض ایک علمی کاوش نہیں، یہ تو ایمان میں اضافے کا وسیلہ ہے۔

اس مسند کے آخر میں صحابیات کا مختصر تذکرہ بھی جناب جمیل نقوی نے شامل کر دیا ہے۔ یہ تذکرہ بہت مفید ہے اور اس سے بیشتر پڑھنے والوں کے علم میں یقیناً اضافہ ہوگا۔

دعا ہے کہ خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جمیل نقوی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ ارمغان قبول ہو۔

۴۔بی سی۔ جامعہ نگر
جامعہ کراچی۔۳۲

سید ابوالخیر کشفی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الایمان

تقدیر پر ایمان

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! آپ نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز یعنی اذیت و تکلیف یا بیماری، مجھ کو پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدمؑ مٹی کے اندر تھے۔ (ابن ماجہ)

الطہارت

طہارت

وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت اُمیمہؓ بنت رُقیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا رات کو آپ اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے (ابوداود۔ نسائی)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت (ناپاکی) کی حالت میں ہوتے اور سو رہتے پھر جاگتے اور پھر سو رہتے (احمد)

پانی کے احکام

وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت کبشہؓ بنت کعب بن مالک جو ابن ابی قتادہ کی بیوی تھیں، نے کہا کہ ابو قتادہ ان کے پاس آئے یعنی ان کے خسر، پس بھرا میں نے ان کیلئے (برتن میں) وضو کے واسطے پانی۔ پس آئی بلی اور پینے لگی پانی اس برتن میں سے اور ٹیڑھا کر دیا۔ ابو قتادہ نے اس برتن کو تا کہ بلی اچھی طرح پانی پی لے۔ کبشہ کہتی ہیں کہ دیکھا مجھکو کہ دیکھتی ہوں میں طرف انکے پس کہا ابو قتادہ نے اے میری بھتیجی کیا تو اس پر تعجب کرتی ہے کہا ہاں پس کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی ناپاک نہیں ہے۔ وہ تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

الصلوٰۃ

اَذان

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ
اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَ
اِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ
دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سکھلایا کہ میں مغرب
کی اذان کے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ دعا
مانگوں اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ
وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ یعنی اے اللہ یہ
وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن
کے واپس جانے کا اور تیرے پکارنے والوں
کی آوازوں کا پس بخشدے مجھکو (ابوداؤد بیہقی)

نماز

وَعَنْ اُمِّ فَرْوَۃَ قَالَتْ سُئِلَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ
لِاَوَّلِ وَقْتِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت اُمِّ فروہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے
بہتر ہے آپؐ نے فرمایا نماز کو اوّل وقت
میں ادا کرنا۔ (احمد۔ ترمذی۔ و
ابوداؤد۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ
رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے انہوں
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی

اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَ — نماز میں بہت جلدی کرتے تھے تم لوگوں
اَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ — سے اور تم جلدی کرتے ہو عصر کی نماز میں
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ — آنحضرت کی نماز عصر سے (احمد۔ ترمذی)
وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ — حضرت اُمّ الفضل بنت حارث کہتی
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى — ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ — نماز مغرب میں اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا
بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ — پڑھتے سنا ہے (بخاری و مسلم)

مکروہاتِ نماز

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاٰى — حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا
غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ — جس کا نام افلح تھا وہ جب سجدہ میں جاتا تو
اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ — پھونک مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو
تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ — نہ لگے) آپ نے دیکھ کر فرمایا اے افلح خاک
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) — آلودہ کر اپنے منہ کو (ترمذی)

سنتوں کا بیان اور فضائل

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ — حضرت اُمّ حبیبہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے
مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ — رات اور دن میں بارہ رکعتیں بنایا جاتا
رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ — ہے اس کے واسطے جنت میں گھر یعنی چار

أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے (ترمذی)

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے (یعنی ام حبیبہؓ نے) کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک گھر یا یہ الفاظ ہیں کہ بنایا جاتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک گھر

وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی حفاظت کرے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی خدا تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

تہجد کی ترغیب

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَیْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نیند سے اٹھے سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ (یعنی اللہ تعالیٰ کس قدر پاک ہے آج کی رات میں خزانے اور کس قدر نازل کئے گئے ہیں فتنے) پھر آپ نے فرمایا۔ کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے (حضورؐ کی مراد ازواج مطہراتؓ سے تھی) تاکہ وہ نماز پڑھیں اس لئے کہ بہت سی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے والیاں ہیں دنیا میں اور ننگی ہیں آخرت میں۔ (بخاری)

نمازِ وتر

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ہلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

اشراق اور چاشت کی نمازیں

وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمِّ ہانیؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے اور غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی۔ لیکن آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے۔ ایک روایت میں امّ ہانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

(بخاری و مسلم)

خطبہ نماز جمعہ

وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت اُمِّ ہشام بنت حارثہ بن النعمانؓ کہتی ہیں کہ میں نے قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سیکھا ہے جس کو ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

الصوم

روزہ کی نیت

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی) اور ابوداؤد نے کہا کہ اس کو معمر زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی نے حفصہؓ پر موقوف بیان کیا۔ اور ان سب نے زہری سے روایت کیا۔

شعبان اور رمضان کے روزے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان کہ ان دونوں مہینوں کے مسلسل روزے آپ رکھتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

قضا روزہ

وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ۔

معاذہ عدویہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کیا بات ہے کہ حائضہ عورت روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کو یہ مصیبت (حیض) پیش آتی تھی پس ہم کو روزہ کی قضا کا حکم کیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

نفل روزہ

وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

معاذہ عدویہؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انھوں نے کہا آپ کو اس کی پروا نہ تھی جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں چار چیزیں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چھوڑتے تھے ایک تو عاشورہ کا روزہ دوسرے نو روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (نسائی)

وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَآئِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّآئِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت اُمِّ عمارہؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پس میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا آپ نے اُمِّ عمارہ سے فرمایا تم بھی کھاؤ اُمِّ عمارہ نے کہا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے تو رحمت بھیجتے ہیں فرشتے اس پر اس وقت تک کہ کھانا کھانے سے فارغ ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَآئِمٌ وَّقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَآئِمٍ

حضرت اُمِّ فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن کے روزہ کی بابت ان کی موجودگی میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا بعض نے کہا کہ (آج) آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا نہیں پس میں نے آپ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ

فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بھیجا آپ اس وقت اونٹ پر سوار عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے آپ نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی لیا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِىْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِىُّ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے کہا کرتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔

(ابوداؤد، نسائی)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کے عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان ایام میں ان کی خوشی کی مخالفت کروں۔ (احمد)

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ

حضرت اُمِّ ہانیؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب کہ مکہ فتح ہوگیا تو فاطمہؓ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور اُمِّ ہانیؓ آپ کے دائیں جانب تھیں۔ پس ایک لونڈی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی جس میں پینے

فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ

کی کوئی چیز تھی۔ لونڈی نے وہ برتن آپ کو دیدیا آپ نے تھوڑا سا پی لیا اور پھر اُمّ ہانی کو دیدیا۔ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے اس کو پی لیا اور پھر کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی اور میں نے پی لیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قضا روزہ رکھا تھا انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں (ابوداؤد، ترمذی، دارمی، احمد اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میں روزے سے تھی۔ آپ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے۔ خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔



اَلحج

طواف کا بیان

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَشْتَكِىْ فَقَالَ طُوْفِىْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ حج کے زمانہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی علالت کی شکایت کی آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے پیچھے یا لوگوں سے دور رہ کر سواری پر طواف کر لو چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں اور نماز میں وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ پڑھ رہے ہیں۔
(بخاری و مسلم)

سعی

وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِىْ بِنْتُ اَبِىْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِىْ حُسَيْنٍ نَّنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں کہ تجرات کی بیٹی نے مجھ سے بیان کیا قریش کی چند عورتوں کے ساتھ بو حسین کے گھر والوں کے گھر اس غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں۔ پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا۔ آپ کا

فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِيْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ

تہبند دوڑنے میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سُنا سعی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ (شرح السنتہ)

ممنوعاتِ احرام کا بیان

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ

یزید بن اصمؒ جو میمونہ کے بھانجے میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ میمونہؓ نے بیان کیا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس حال میں کہ وہ حلال تھے یعنی احرام کی حالت میں نہ تھے امام محی السنۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اس حالت میں نکاح کیا کہ آپ احرام میں نہ تھے۔ لیکن خبر نکاح اس وقت معلوم ہوئی جبکہ آپ احرام میں تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس حالت میں کہ آپ احرام میں نہ تھے اور قربت فرمائی مقام سرف میں جو مکہ کے راستہ میں ہے۔

قُربانی

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عید قرباں کا پہلا

إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عشرہ آئے۔ اور تم سے کچھ لوگ قربانی کا ارادہ کریں تو نہ اپنے بال منڈائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں اور ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھے۔ اس کو چاہیے کہ نہ تو بال منڈائے اور نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

رمی جمار

وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دیکھا میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو کہ ایک ان میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا (یعنی بلال رضی اللہ عنہ) اور دوسرا (یعنی اسامہ) آپ کے سر پر کپڑے سے سایہ کئے ہوئے تھا جب کہ آپ جمرہ عقبیٰ پر کنکریاں مار رہے تھے۔ (مسلم)

الزکوٰۃ والصدقاۃ

زکوٰۃ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں وضع (زیور کا نام) پہنتی تھی سونے کا میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یہ زیور بھی کنز ہے! (جس کی وعید کلام اللہ میں آئی ہے) آپ نے فرمایا اگر یہ اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو پھر یہ کنز نہیں ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد)

خرچ کرنے کی فضیلت

وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرو اور شمار نہ کرو اس لئے کہ اگر تو شمار کرکے دیگا تو اللہ تعالیٰ بھی تیرے لئے شمار کرے گا اور نہ روک تو (فقر سے) مال کو (جو تیری حاجت سے زیادہ ہو) ورنہ خدا بھی تجھ سے مال روکے گا اور دے جتنا تجھ سے دیا جاسکے۔

بخل کی مذمت

وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقِفُ عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیَ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِہٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت امّ بُجید کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس کو دینے کیلئے اپنے گھر میں کچھ نہیں پاتی۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس جلا ہوا کھر بھی موجود ہو تو وہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دیدے۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

صدقہ اور خیرات کی فضیلت

وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الخ یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو الخ

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت بُہیسہؓ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہؐ وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا یا نہ دینا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا، پانی! پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جسکو نہ دینا ممنوع ہے؟ آپ نے فرمایا نمک پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے آپ نے فرمایا بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر جو میرے بیٹے بھی ہیں خرچ کردوں تو کیا مجھ کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا تو خرچ کر ان پر تجھ کو ثواب ملے گا اس کا جو خرچ کریگی تو ان پر۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب کہتی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خیرات کرو اے جماعت عورتوں کی اگرچہ وہ تمہارے زیوروں ہی میں سے کیوں نہ ہو زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ کا وعظ سُن کر جب میں اپنے شوہر عبداللہ کے پاس پہنچی تو میں نے اس سے

اَلْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ
فَأْتِهِ فَسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ
يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى
غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
بَلْ اِئْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ
فَاِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ
قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا
لَهٗ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ
بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ
الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا
وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْ
مَنْ نَحْنُ قَالَتْ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا کہ تو ایک مفلس آدمی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیا ہے پس
تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کر
کہ اگر میں تجھ پر اور تیری اولاد پر خرچ کروں تو
یہ کافی ہوگا یا نہیں؟ اگر یہ صدقہ کرنا کافی ہو تو
میں خرچ کروں تم پر ورنہ پھر دوسروں کو صدقہ
دوں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ شوہر میرے عبد اللہ
نے یہ سنکر مجھ سے کہا کہ تم ہی جاؤ اور رسول اللہ
علیہ وسلم سے پوچھ آؤ، زینبؓ کہتی ہیں کہ میں گئی
اور دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی ہے اس
کی حاجت بھی میری ہی حاجت کے مانند تھی وہ
بھی یہی بات دریافت کرنے آئی تھی زینبؓ کہتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی
ہیبت تھی یعنی لوگ آپ سے ڈرتے رہتے تھے۔
یکایک ہمارے پاس بلالؓ آئے ہم نے ان سے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوکر عرض کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں
اور یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور ان
یتیم بچوں کو جو ان کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں تو

وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ اِمْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

کیا یہ کافی ہوگا اور آپ کو یہ نہ بتلا کہ پوچھنے والی عورتیں کون ہیں۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کون سی زینب بلال رضی اللہ عنہ نے کہا۔ عبداللہ کی بیوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو دہرا ثواب ملیگا ایک ثواب تو قرابت کا دوسرا صدقہ کا (بخاری ومسلم)

وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ حَارِثٍ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ (متفق علیہ)

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی آزاد کی پھر انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اگر تم اس لونڈی کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تم کو بڑا ثواب ہوتا (بخاری ومسلم)

وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ)

حضرت اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر اگرچہ وہ جلا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔
(مالک۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ
قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ
تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّيْ بِجَارِيَةٍ
وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ
أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ
الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ
شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ
صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا
لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا
قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ
ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی
صدقہ دی تھی۔ اب میری ماں مرگئی ہے کیا میں
اسکو واپس لے لوں، آپ نے فرمایا تیرا ثواب
تجھ کو ملے گا اور میراث نے اس لونڈی کو تیری
طرف واپس کردیا یعنی وہ تجھ کو ورثہ میں مل گئی
عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ میری ماں پر
مہینہ بھر کے روزے واجب تھے کیا میں اسکی
طرف سے یہ روزے رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا اسکی
طرف سے روزے رکھ لے پھر اس نے پوچھا میری
ماں نے کبھی حج نہیں کیا کیا میں اسکی طرف سے
حج کرلوں آپ نے فرمایا ہاں اسکی طرف سے حج کرلے (مسلم)



العتق

غلاموں کا بیان

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جسکے پاس کوئی ایسا مکاتب (غلام) ہو جسکے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اس سے اپنا بدلِ کتابت (یعنی اپنی آزادی کی قیمت) ادا کر سکے تو اسکو (مالکہ کو) چاہیئے کہ وہ غلام سے پردہ کرے (ترمذی۔ ابوداود۔ ابن ماجہ)

غلاموں کے حقوق

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ ـ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کی حالت میں فرمایا نماز کو اپنے اوپر لازم و فرض سمجھو اور جو غلام اور لونڈیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ان کے حقوق ادا کرو۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور احمد اور ابو داود نے اسی جیسی حدیث علیؓ سے روایت کی ہے)

لونڈی کو آزادی کے بعد اختیار دینے کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِیْ بَرِیْرَةَ خُذِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا وَکَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

عروہؓ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرۂ کے معاملہ میں ان سے فرمایا تم اس کو خرید کر دو۔ بریرۂ کا شوہر ایک تھا جب وہ آزاد ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دے دیا (یعنی وہ اپنے شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے آزاد ہو جائے) بریرۂ نے آزادی کو پسند کیا۔ اور شوہر سے جدا ہوگئی اگر اس کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار عطا نہ فرماتے۔ (بخاری و مسلم)

الحدود

شراب پینے کی وعید

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَمُفَتِّرٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے استعمال سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائے اور جو فتور پیدا کرے۔ (ابوداؤد)

الامارۃ

حکومت

وَعَنْ اُمِّ حُصَیْنٍ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ
عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ
بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ
وَاَطِیْعُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت اُمِّ حُصینؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تمہارے اوپر کسی نکٹے غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ تم پر کتاب اللہ کے موافق حکمرانی کرے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم سنو۔

(مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ
عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ
وَتُنْکِرُوْنَ فَمَنْ اَنْکَرَ
فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ
فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ
مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا
اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا
مَاصَلُّوْا لَا مَاصَلُّوْا
اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جو اچھے کام بھی کرینگے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اسکے برے فعل کی نسبت اسکے منہ پر کہدیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے وہ اپنے فرض سے بری ہو گیا اور جس شخص نے ایسا نہیں کیا یعنی اسکو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہدے لیکن دل سے اسکے فعل کو برا سمجھا وہ سالم رہا (یعنی اسکے گناہ میں شریک ہونے سے سالم و محفوظ رہا) لیکن جو شخص اسکے فعل پر راضی ہوا اور انکی پیروی کی وہ انکے گناہ میں شریک ہوا صحابہؓ نے عرض کیا

وَ اُنْكِرَ بِقَلْبِهٖ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کیا ان سے لڑیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں جبتک کہ وہ نماز پڑھیں۔ نہیں جبتک کہ وہ نماز پڑھیں (مسلم)

مناصب کی گراں باری

وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عُقْبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ ۔

حضرت اُمِّ درداءؓ کہتی ہیں میں نے ابی درداءؓ سے کہا تم کو کیا ہوا کہ تم مال و منصب کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب نہیں کرتے جیسا کہ مانگتا ہے فلاں اور فلاں۔ ابو داؤد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گذار گھاٹی ہے اس سے وہ لوگ نہیں گذر سکتے جو گراں بار ہیں اسلئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی پر چڑھنے کیلئے ہلکا رہوں اور دولت و منصب حاصل کر کے گراں بار نہ بنوں۔ (بیہقی)

الجهاد

جہاد

وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ

حضرت اُمِّ حرامؓ کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دریا کے سفر میں اگر

فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سر گھومنے سے قے ہو جائے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص دریا میں غرق ہو جائے اس کو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابو داؤد)

امن دینے کا بیان

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت اُمّ ہانیؓ بنت ابو طالب کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہؓ کپڑے سے پردہ کئے تھیں میں نے سلام عرض کیا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا میں اُمّ ہانی ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا خوشخبری ہو اُمّ ہانی کو پھر جب آپ غسل فرما چکے تو جسم پر کپڑا لپیٹے ہوئے آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں پڑھیں جب نماز سے فارغ ہو چکے تو میں نے عرض کیا ـــ یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علیؓ) نے یہ کہا ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں نے اپنے گھر میں پناہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

دی ہے یعنی ہبیرہ کے بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا اُم ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہم نے اس کو پناہ دی۔ اُم ہانیؓ کہتی ہیں کہ واقعہ چاشت کے وقت کا ہے (بخاری ومسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُمّ ہانی نے یہ عرض کیا میں نے دو شخصوں کو پناہ دی ہے جو میرے خاوند کے رشتہ دار ہیں آپ نے فرمایا ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی۔

مال غنیمت میں خیانت کا بیان

وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت خولہ انصاریہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے بعض لوگ خدا کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

(بخاری)

وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ

حضرت خولہ بنت قیسؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ یہ مال سبز ہے اور شیریں یعنی مال غنیمت پسندیدہ چیز ہے جس شخص کو یہ حق کے طور پر ملے اس

فَمَنْ اَصَابَ بِحَقِّہٖ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْمَا شَاءَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے مال میں سے (یعنی مال غنیمت میں سے) جس چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لئے صرف دوزخ کی آگ ہے (ترمذی)

الصید والذباح

حلال اور حرام جانور

وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ فَارَۃً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْھَا فَقَالَ اَلْقُوْھَا وَمَا حَوْلَھَا وَکُلُوْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت میمونہؓ کہتی ہیں کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا چوہے کو نکال کر پھینک دو اور گرد و پیش کا گھی نکال ڈالو اور پھر اس کو کھاؤ۔ (بخاری)

وَعَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت اُم شریکؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو پھونکتا تھا (اس آگ میں پھونکیں مار مار کر اس کو بھڑکاتا تھا) (بخاری و مسلم)

عقیقہ

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ ثُمَّ حَنَّکَہٗ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ مکہ میں عبداللہ بن زبیرؓ اُن کے پیٹ میں آئے یعنی عبداللہ بن زبیر کا نطفہ قرار پایا اور عبداللہؓ قبا میں پیدا ہوئے میں ان کو لے کر رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو آپ کی مبارک گود میں دیدیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگوائی اور اپنے دانتوں سے اس کو چبایا پھر اپنے منہ کا پانی عبداللہؓ کے منہ میں ڈالا اور کھجور کے لعاب کو تالو میں ملا پھر ان کے لئے دعا کی اور بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ کہا عبداللہؓ پہلے بچہ ہیں جو عہد اسلام میں پیدا ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکَانَاتِھَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ

حضرت اُمِ کرزؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں قرار دو (یعنی اُن کو اُن کے گھونسلوں میں رہنے دو اُڑاؤ نہیں) اور میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے (عقیقہ میں) ایک

ذُكِرَا نَاكُنَّ آوَانًا ثَارَ دَنَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بکری اور ان کے یعنی بکریوں کے نر و مادہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا یعنی نر و مادہ کی تخصیص نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی) یہ حدیث صحیح ہے۔

الاطعمه والاشربه

کھانوں کا بیان

وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت، اُمِّ منذرؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ کے ساتھ علیؓ تھے ہمارے گھر میں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے ان خوشوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؓ نے کھانا شروع کیا آپ نے علیؓ سے فرمایا۔ علیؓ تم نہ کھاؤ اس لئے کہ تم کمزور ہو۔ اُمِّ منذرؓ کہتی ہیں کہ میں نے ان کے لئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہیوں کے لئے چقندر اور جو تیار کئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ! اس میں سے کھاؤ اسلئے کہ یہ تمہارے لئے بہت مفید ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

ضیافت

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ قَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا۔ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ۔

حضرت اسماءؓ بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا پھر ہمارے سامنے کھانے کو پیش کیا گیا ہم نے عرض کیا ہم کو خواہش نہیں ہے (اگرچہ وہ بھوکے تھے لیکن بہ تکلف یہ الفاظ کہہ دیئے) آپ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ)

پینے کی چیزیں

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو اس کا یہ پینا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو بھڑکائے گا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص چاندی سونے کے برتنوں میں کھائے اور پیئے (اس کا یہ حال ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے)

وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ

حضرت کبشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

میرے ہاں تشریف لائے اور مشک کے دہانے سے کھڑے ہو کر پانی پیا میں نے مشک کے دہانہ کے اس ٹکڑے کو کاٹ لیا جہاں آپ کا منہ لگا تھا (یعنی برکت حاصل کرنے کے لیے) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

الرؤیاء

خواب کا بیان

وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ يُجْرٰى لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت اُمِّ العلاء انصاریہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں عثمان بن مظعون کیلئے (جو مہاجر مجاہد تھے اور لشکر کی پاسبانی کرتے تھے) ایک جاری چشمہ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خواب کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے عمل کا ثواب ہے جو اس کیلئے جاری کیا گیا ہے (یعنی اسکے عمل کا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا) (بخاری)



الآداب

سلام

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری (یعنی عورتوں) ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور ہم کو سلام کیا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

نشست و برخاست

وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کے بعض لڑکوں سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس کپڑے کا تھا جو آپ کی قبر شریف میں رکھا گیا تھا اور مسجد آپ کے سرہانے کے قریب تھی۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے۔

صلہ رحمی (اقارب کے ساتھ سلوک)

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں میری ماں میرے پاس آئی (یعنی مکہ سے مدینہ میں)

وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور وہ مشرک تھی اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ قریش سے حدیبیہ کی صلح ہو چکی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں میرے پاس آتی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں اس سے سلوک کر۔ (بخاری و مسلم)

شفقت و رحمت

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھانے یعنی غیبت کرنے سے غائبانہ یعنی اس کی عدم موجودگی روکے تو خدا پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

خدا سے محبت

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

فرماتے سنا ہے میں تم کو بتادوں کہ تم سے بہترین لوگ کون ہیں صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔

(ابن ماجہ)

منع کی ہوئی باتوں کا بیان

وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا وَ

حضرت اُمِ کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی جھوٹی باتوں سے لوگوں کے درمیان اصلاح کرے (یعنی صلح کرائے) دونوں فریق سے بھلی بات کہے اور ایک کی طرف سے دوسرے کو بھلی بات پہنچائے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اُمِ کلثوم نے کہا میں نے نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے کی کسی امر میں اجازت دی ہو مگر تین باتوں میں ایک تو لڑائی میں (یعنی دشمنان اسلام سے جنگ کرنے میں) دوسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور تیسرے

ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِي بَابِ الْوَسْوَسَةِ۔

میاں بیوی کی باتوں میں اور جابر کی حدیث قَدْ اَيِسَ وسوسہ کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِي ثَلٰثٍ يَكْذِبُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جھوٹ بولنا صرف تین مواقع پر جائز ہے ایک تو مرد کا جھوٹ بولنا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے دوسرے لڑائی میں جھوٹ بولنا اور تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں جھوٹ بولنا۔ (احمد و ترمذی)

اچھے بُرے نام

وَعَنْ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کہتی ہیں کہ میرا نام برّہ (نیکوکار) رکھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نفس کی تعریف نہ کرو نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ تم اس کا نام زینبؓ رکھو۔ (مسلم)

شہادت (گواہی)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ

حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے لے کر

تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَلَا یَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

میرے پاس آتے ہو اور تم میں سے ممکن ہے بعض شخص ایسا ہو جو دلیل کے ساتھ خوب تقریر کر سکے اور میں حکم دیتا ہوں اس بیان پر جو سنتا ہوں پس وہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کردوں اور حقیقت میں وہ چیز جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کی ہو تو وہ اس کو نہ لے ایسی صورت میں گویا اس کے لئے دوزخ کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں (بخاری و مسلم)

غیب کی خبر دینا

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَّنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بنت معوذ بنت عفرا کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں جب کہ میں اپنے شوہر کے ہاں نکاح کے بعد آئی تھی ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح تم میرے بستر پر بیٹھے ہو (یہ خطاب اس شخص سے ہے جس کو یہ حدیث سنائی جا رہی ہے) گھر میں جو لڑکیاں موجود تھیں انہوں نے دف بجانا اور ہمارے آبا میں سے جو لوگ بدر کی جنگ میں مارے

يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

گئے تھے۔ ان کی خوبیاں بیان کرنی شروع کیں ان میں سے ایک لڑکی نے یہ بھی کہا کہ اور ہم میں (وہ) نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ آپ نے (یہ سُنکر) فرمایا اس کو چھوڑ دو (یعنی یہ بات نہ کہو) وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

غصّہ وتکبّر

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور خداوند بزرگ و برتر کو بھول گیا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے لوگوں پر جبر و قہر کیا اور خداوند قہار و جبار کو بھول گیا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دنیا کے کاموں میں محو ہوگیا اور مقبروں اور جسم کی بوسیدگی کے خیال کو فراموش کر دیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے فساد ڈالا۔ حد سے تجاوز کر گیا اور اپنی ابتدا اور انتہا کو بھول گیا (یعنی ابتداء میں کیا تھا منی کا ایک قطرہ اور انتہا میں کیا ہوگا زمین کا

الْعَبْدُ عَبْدٌ خَتَلَ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ طَمَعٍ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدُ رَغَبٍ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

بیہودہ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دھوکہ دے دنیا والوں کو دین سے (یعنی نیک لوگوں کی روش اختیار کرکے) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے خراب کیا دین کو شبہات سے۔ بُرا بندہ وہ بندہ ہے جس کو کھینچے لئے جاتی ہے حرص اور طمع دنیا، دنیاداروں کی طرف۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش نفس گمراہ کرتی ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو دنیا کی حرص و رغبت خوار و ذلیل کرتی ہے۔ ترمذی۔ بیہقی۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ ضعیف کے ساتھ غریب بھی ہے۔

جزا

وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دریا کے سفر اگر گھومنے سے قے ہو جائے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص دریا میں غرق ہو جائے اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)



الرقاق

اللہ سے ڈرنے کا بیان

وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اگرچہ خدا کا رسول ہوں لیکن خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔ (بخاری)

استغفار

وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَأُ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سُنا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَلَا يُبَالِیْ (یعنی اے میرے وہ بندو جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ خداوند تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا) (احمد۔ ترمذی)

الفتن

فتنوں کا بیان

وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ
مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ
مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ
مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ
الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ
زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ
نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَعَنْ اُمِّ مَالِكِ نِ الْبَهْزِيَّةِ
قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا
قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ

حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کہتی ہیں کہ ایک
روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ان کے ہاں
تشریف لائے اور فرمایا خدا کے سوا کوئی معبود
عبادت کے قابل نہیں ہے عرب کیلئے شر قریب
پہنچ گیا آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا
سوراخ ہوگیا ہے یہ کہہ کر آپ نے انگوٹھے اور
قریب کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا اور دکھایا
(کہ اتنا سوراخ ہوگیا ہے) زینبؓ نے عرض کیا
یارسول اللہ! کیا ہم کو ہلاک کر دیا جائے گا
حالانکہ ہم میں نیک صالح بھی ہیں آپ نے فرمایا
ہاں جب کہ فسق و فجور زیادہ ہو جائیگا (بخاری و مسلم)
حضرت اُمِّ مالکؓ بہزیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کے قریب وقوع آنے
کو ذکر فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس
وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ
آدمی جو اپنے مواشی میں رہے اُن کا حق (زکوٰۃ
وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت

يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

میں مشغول رہے گا۔ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر چل کھڑا ہو وہ دشمنان اسلام کو ڈراتا ہوا۔ دشمن اس کو ڈراتے ہوں۔ (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر دشمنان اسلام سے لڑے۔ (ترمذی)

علامتِ قیامت

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے ہوں گے (یعنی اولادِ فاطمہؓ میں)۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ

حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام کے بادشاہ کی

الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا رَاٰی ذٰلِكَ النَّاسُ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَہٗ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُہٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يَتَوَفّٰی وَ يُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ ۔

طرف یعنی اس کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جس کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیدا ء پر زمین دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی۔ اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئیگا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مطابق عمل کریگا۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دیگا (یعنی قائم و استوار ہو جائیگا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پاجائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابو داؤد)

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ بَیْتِیْ فَذَکَرَ الدَّجَّالَ
فَقَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ
ثَلٰثَ سِنِیْنَ سَنَۃٌ تُمْسِكُ
السَّمَآءُ فِیْھَا ثُلُثَ قَطْرِھَا وَ
الْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِھَا وَالثَّانِیَۃُ
تُمْسِكُ السَّمَآءُ ثُلُثَیْ قَطْرِھَا
وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِھَا وَالثَّالِثَۃُ
تُمْسِكُ قَطْرَھَا کُلَّہٗ وَالْاَرْضُ
نَبَاتَھَا کُلَّہٗ فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ
ظِلْفٍ وَّلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِّنَ
الْبَھَائِمِ اِلَّا ھَلَكَ وَاِنَّ مِنْ
اَشَدِّ فِتْنَتِہٖ اَنَّہٗ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ
فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ
لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ
رَبُّكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہٗ
الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِہٖ کَاَحْسَنِ
مَا یَکُوْنُ ضُرُوْعًا وَّاَعْظَمِہٖ
اَسْنِمَۃً قَالَ وَیَاْتِی الرَّجُلَ
قَدْ مَاتَ اَخُوْہُ وَمَاتَ اَبُوْہُ

کہ آپ نے دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا دجّال کے
نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئینگے جن میں سے ایک
سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی
پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال میں نہ
بارش ہوگی اور نہ پیداوار اور قحط پڑ جائے گا
پھر نہ کوئی کھر والا جانور باقی رہیگا اور نہ دانت
والا یعنی سب ہلاک ہوجائیں گے اور دجّال
کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک سادہ
لوح دیہاتی کے پاس پہنچکر کہے گا کہ اگر میں
تیرے ان اونٹوں کو زندہ کر دوں جو مر گئے
ہیں تو کیا تو مجھ کو اپنا پروردگار تسلیم کرے گا؟
وہ دیہاتی کہے گا ہاں چنانچہ دجّال اونٹوں
کے مانند صورت بنا کر لائے گا یعنی شیطان
اونٹوں کی صورت اختیار کرلیں گے اور یہ
اونٹ تھنوں کی درازی اور کوہان کی بلندی
کے اعتبار سے اُس کے اُونٹوں سے بہتر ہونگے
اور پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئے گا۔
جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس
سے کہے گا کہ اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ
کو زندہ کر دوں۔ تو مجھ کو اپنا پروردگار مان

فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ
لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ
تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى
فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ
نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ
قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ
وَالْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَ
غَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ
قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ
الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ
خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ
الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا
حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ
رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ
حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجّال شیاطین کو اس
کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کردے گا۔
اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے تشریف
لے گئے اور تھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ
دجّال کا ذکر سُنکر فکر وغم میں بیٹھے تھے آپ نے
دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا
اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ
آپ نے دجّال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر
پھینک دیا ہے (یعنی اس ذکر سے ہمارے دل
مرعوب وخوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا اگر وہ میری
زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو
دفع کردونگا (یعنی اس پر غلبہ حاصل کرلونگا) اور
میری زندگی میں نہ نکلا تو پروردگار ہر مومن کیلئے
میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا
رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر
فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین
ہوجاتے ہیں۔ اس قحط سالی میں مومنوں کا
کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ان کی بھوک
کو دفع کرنے کے لئے وہی چیز کافی ہوگی جو

يَوْمَئِذٍ فَإِنَّ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے یعنی تسبیح وتقدیس باری تعالےٰ۔ (احمد و ابوداؤد)

وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو یہ اعلان کرتے سُنا الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے یعنی تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مُسکراتے ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم! میں نے تم کو اسلئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں یا کوئی خوشخبری سناؤں اور نہ اسلئے جمع کیا ہے کہ کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم داری کا واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے۔ تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا۔ وہ آیا اور

فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ
حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ
كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ
فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ
ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ
وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ
شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَاءُوْا
اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ
تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا
فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوْا
الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ
اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ
مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ
الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا
اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ
اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى
خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ

مسلمان ہوا۔ اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی کہ جو اُن خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح دجال کی بابت سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ، وہ قبائل لخم و جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو اِدھر اُدھر لئے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک چارپایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اور اتنے زیادہ بال اس کے جسم پر تھے کہ اُس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا۔ ہم لوگوں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر (گرجے) میں ہے۔ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان کہ اس چارپایہ نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ (انسانی شکل و صورت میں) شیطان ہو۔ غرض ہم تیزی سے

فَلَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا
فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ
فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ
مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا
وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةً
يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ
رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ
بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ
مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ
عَلٰى خَبَرِيْ فَأَخْبِرُوْنِيْ
مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ
مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ
سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ
بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا
الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيْنَا دَابَّةً
أَهْلَبَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ
اِعْمِدُوْا إِلٰى هٰذَا فِي
الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ

آگے بڑھے اور دیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک
بہت بڑا اور خوفناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی
آج تک ہماری نظروں سے نہ گذرا تھا۔ وہ نہایت
مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ
گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں
جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔
تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا
تم نے مجھ کو پا لیا اور معلوم کر لیا ہے تو اب
میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا۔ پہلے تم یہ
بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم عرب کے
لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔
دریا کی موجیں ایک مہینہ تک ہمارے ساتھ
کھیلتی رہیں اور آخرکار ہم کو یہاں لا ڈالا۔
ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک
چارپایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اس
نے ہم سے کہا۔ میں جاسوس ہوں۔ تم اس شخص
کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے۔ پھر ہم تیرے
پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا۔
یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے ہیں؟
(یعنی قوم بیسان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل

سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ
عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ هَلْ
تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
اَمَا اِنَّهَا یُوْشِكُ اَنْ لَا
تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ
عَنْ بُحَیْرَةِ الطَّبَرِیَّةِ هَلْ
فِیْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِیَ كَثِیْرَةُ
الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا
یُوْشِكُ اَنْ یَذْهَبَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ
زُغَرَ هَلْ فِی الْعَیْنِ مَاءٌ
وَهَلْ یَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ
الْعَیْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِیَ كَثِیْرَةُ
الْمَاءِ وَاَهْلُهَا یَزْرَعُوْنَ
مِنْ مَاءِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ
عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ
قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ
اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا
نَعَمْ قَالَ كَیْفَ صَنَعَ

آتے ہیں۔ بیسان ایک مقام کا نام ہے جو شام
میں یا اُردن میں یا یمامہ میں۔ یا حجاز میں واقع
ہے) ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے
کہا وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب کہ
یہ درخت پھل نہ لائیں گے (یعنی قرب قیامت
کا زمانہ) پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ بحیرہ
طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی ہے یا نہیں
ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے
کہا۔ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا
پھر اس نے پوچھا۔ زغر کے چشمہ کا حال بتاؤ
اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب
کے باشندے چشمہ کے پانی سے کاشتکاری
کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا۔ اُمیوں کے
نبیؐ (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبیؐ)
کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ
مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف
لے گئے۔ اس نے پوچھا کیا عرب ان سے
لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا
انہوں نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے
تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ

بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ
قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ
مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ
اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ اَنْ
يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ
عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ
اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ
فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ
فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا
اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا
فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ
وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ
عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا
اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا
مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ
بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا
يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى
كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلٰئِكَةً
يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے
ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے
آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا
تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا
ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا
حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح د دجال،
عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں
باہر نکلوں گا اور زمین پر پھروں گا یہاں تک
کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جس میں میں
داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت
میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا
کہ دونوں جانے کی مجھ کو ممانعت کر دی گئی ہے۔
میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل
ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے
ہاتھ میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا
اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستہ پر
فرشتے مقرر ہوں گے جو راستہ کی حفاظت کرتے
ہوں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر فرمایا یہ ہے طیبہ
یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے

وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِى الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ اَلَا كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِىْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِىْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِىِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِى الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

فرمایا خبردار کیا یہی میں تم کو نہ بتلایا کرتا تھا، لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں! آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ دجّال دریائے شام میں ہے۔ یا دریائے یمن میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ تمیم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے یہ بیان کیا کہ جزیرہ میں داخل ہو کر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹتی تھی۔ تمیم نے کہا، تو کون ہے؟ عورت نے کہا میں جاسوسہ ہوں۔ تو اس محل کی طرف جا۔ تمیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کھینچتا ہے زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان و زمین کے درمیان اُچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجّال ہوں۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت اُمّ شریکؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ دجال سے (یعنی اس کے مکرو فریب اور فتنہ سے) بھاگیں گے اور پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ اُمّ شریکؓ کہتی ہیں یں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! عرب ان ایام میں کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔ (مسلم)

اَهْلُ الْجَنَّةِ

اہل جنّت کا بیان

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سدرۃ المنتھیٰ کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ سدرۃ المنتھیٰ کی شاخوں کے سایہ میں تیز رو سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ سدرۃ المنتھیٰ کے سایہ میں سو سوار پناہ حاصل کر سکیں گے (راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے

كَانَ ثَمَرُهَا الْقِلَالُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

یا آخری الفاظ اس درخت (سدرۃ المنتہیٰ) کی ڈنڈیاں سونے کی ہیں اور پھل مٹکوں کی مانند (ترمذی)

اسماء الحسنیٰ

اسمائے حسنیٰ

وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اور سورۂ آل عمران کا شروع (یعنی) الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)



الفضائل سید المرسلین

صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ وَأَصْفَرُ قَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَجَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمِ خالدؓ بنت خالد بن سعید رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے۔ جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر بھی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُمِ خالد کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اُمِ خالد کو جو بچہ ہی تھیں اُٹھا کر لایا گیا آپ نے چادر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے اُمِ خالدؓ کو اڑھا دیا اور پھر فرمایا پرانا کرو اس کو اور پھر پرانا کرو (یعنی جب آپ نیا کپڑا پہنتے یا پہناتے تو یہ دعا فرماتے اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے کپڑے پُرانے کرو اور بہت جیو) اور اس کملی میں سبز یا زرد نشان تھے آپ نے فرمایا۔ اُمِ خالد یہ بہت اچھا کپڑا ہے۔ ام خالد رضؓ کہتی ہیں کہ پھر میں (آپ کے پاس چلی) گئی اور مہر نبوت سے کھیلتی رہی میرے باپ نے مجھ کو جھڑک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس

وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

کو چھوڑ دو کھیلنے دو۔ منع نہ کرو۔ (بخاری)

معجزات

وَعَنْ اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهٗ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهٖ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ قَالَ اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ قَالَ اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ۔

انیسہؓ بنت زید بن ارقمؓ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ زید بن ارقمؓ بیمار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا تیری بیماری خوفناک نہیں ہے لیکن اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جبکہ میرے بعد تیری عمر دراز ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا۔ زید بن ارقمؓ نے عرض کیا۔ میں خدا سے ثواب کا طالب ہونگا اور صبر کرونگا۔ آپ نے فرمایا تب تو بے حساب جنت میں داخل ہوگا راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن ارقمؓ کی بینائی جاتی رہی اور کچھ عرصہ بعد خداوند تعالےٰ نے پھر اس کی بینائی عطا فرمادی اور اس کے بعد وہ مرگیا (بیہقی)

لباس

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَّ اِزَارًا غَلِیْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابی بردہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے ہمارے دکھانے کے لئے ایک پیوند لگی ہوئی چادر ایک چادر تہ بند نکالا اور فرمایا انہیں دو کپڑوں میں روح مبارک قبض کی گئی۔ (یعنی آپ وفات پائی) (بخاری ومسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُد

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص بہت پسند تھی۔ (ترمذی وابوداؤد)

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کُرتے کی آستین پہنچے تک تھیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

بالوں میں کنگھی کرنا

وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُمِّ ہانیؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ (یعنی فتح مکہ کے روز) رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت آپ کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

مسنون دعائیں

وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین مرتبہ یہ کلمات فرماتے۔

(ابوداؤد)

وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت خولہؓ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی مکان میں جاکر اترے تو یہ کہتے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائیگی یہاں تک کہ وہ اس مکان کو کوچ کرے (مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا (یعنی اے اللہ میں تجھ

عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ

سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عملِ مقبول اور پاک و حلال رزق۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

المناقب الصحابہ وغیرھم

مناقب علی رضی اللہ عنہ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؓ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔ روایت کیا احمد اور ترمذی نے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے علیؓ کو بُرا کہا گویا مجھ کو بُرا کہا۔ (احمد)

فضائل عشرہ مبشرہ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے

يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

سنا جو شخص کہ میرے بعد تم کو اپنی لبوں سے دے (یعنی تمہاری اعانت و مدد کرے) وہ صادق ایمان اور صاحب احسان ہے۔ اے اللہ تو! جنت کے چشمہ سلسبیل سے تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو سیراب کر۔ (احمد)

نبیؐ کے اہلبیت کے مناقب و فضائل

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ

حضرت امِ فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں نے آج رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا وہ بہت سخت ناگوار خواب ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہؓ ایک لڑکا جنے گی جو تیری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ

فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ
وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ
مِنِّيْ اِلْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ
الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ
اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ
اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ
هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ
مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر میں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور حسین رضی کو آپ کی گود میں دے دیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا اے خدا کے نبی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب تیری اُمت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے عرض کیا اس اس بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے تھے جہاں قتل کیا جائے گا اور وہ سرخ مٹی تھی۔

(بیہقی)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا
فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا
فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد فاطمہ کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کیں جن کو سن کر فاطمہ رو نے لگیں پھر آپ نے دوبارہ ان سے گفتگو کی اور وہ ہنسنے لگیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان کے

وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ إِنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی موت سے آگاہ کیا تھا جس کو سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھ کو فرمایا کہ میں مریم بنت عمران رضی کے سوا جنت کی ساری عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی۔

(ترمذی)

فضائلِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمِّ سلیم رضی کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی آپ کا خادم ہے اس کے لئے خدا سے دعا فرما دیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تعالیٰ! انس رضی کے مال کو زیادہ کر۔ اس کی اولاد کو بڑھا اور جو چیز تو نے اس کو دی ہے اس میں اس کو برکت دے۔ انس رضی کا بیان ہے کہ قسم ہے خدا کی میرا مال بہت اور بہت ہے اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار میں سو کے قریب ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ ...

حضرت حفصہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا
یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
اَحَدٌ شَھِدَ بَدْرًا وَ
الْحُدَیْبِیَۃَ قُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا
قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ
یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لَا یَدْخُلُ النَّارَ
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ
اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدُ
الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں امید رکھتا ہوں
کہ اگر خدا تم نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے
دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ
میں شریک رہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں
سے کوئی شخص ایسا ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے
یہ نہیں سنا ہے کہ خداوند تم یہ بھی فرماتا ہے
کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دیں گے
جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایک
روایت یہ الفاظ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تم نے چاہا تو
اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں
میں سے کوئی آدمی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت
کی تھی دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا (مسلم)

المسائل النساء

عورتوں کے مسائل

المسائل النسا

عورتوں سے متعلق مسائل

الطہارت

نجاستوں کا بیان

وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمِّ قیسؓ بنت محصن کا بیان ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ پس اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگایا اور کپڑوں پر بہادیا اور کپڑوں کو دھویا نہیں (بخاری ومسلم)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کا بیان ہے کہ ان سے ایک عورت نے کہا کہ میرا دامن لمبا ہے اور میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں۔ اُمِّ سلمہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

ہے کہ پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز جو اس کے بعد ہے (یعنی زمین) (احمد۔ مالک، ترمذی، ابوداؤد اور دارمی) اور ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمّ ولد تھی۔

وَعَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے کہ انھوں نے پیشاب کیا آپ کے کپڑے پر۔ میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور تہبند مجھ کو دیدیجئے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور ابوداؤد ونسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کے سبب کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور چھینٹا دیا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب کے سبب۔

وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش کی ایک جماعت اپنی ایک (مری ہوئی) بکری کو اس

مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ

طرح کھینچ کرلے جارہی تھی جس طرح گدھے کو لے جاتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کاش نکال لیا ہوتا تم نے چمڑہ اس کا لوگوں نے کہا یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا کردیتا ہے پاک اس کو پانی اور کیکر کے پتے یعنی دباغت سے مردار کا چمڑہ پاک ہوجاتا ہے (احمد، ابوداؤد)

عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

بنو عبد الاشہل کی ایک عورت نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ مسجد کی طرف جو ہمارا راستہ ہے وہ غلیظ ہے پس کیا کریں ہم جب ہم پر بارش ہو آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد کوئی پاک راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا پس یہ پاک راستہ اس ناپاک کے بدلہ میں ہے۔ (ابوداؤد)

حیض کا بیان

وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر میں نماز پڑھتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا

عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَ اَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْہِ)

اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍؓ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَہَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَۃِ کَیْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَۃِ فَلْتَقْرُصْہُ ثُمَّ لِتَنْضَحْہُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیْہِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے۔ پس فرمایا آپ نے کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (تو خشک ہو جانے پر پہلے اس کو چٹکیوں سے اور پھر پانی سے دھو ڈالے پھر نماز پڑھ لے (خواہ کپڑا تر ہو یا خشک ہو جائے (بخاری و مسلم)

رَکَضَاتِ الشَّیْطٰنِ فَتَحَیَّضِیْ سِتَّۃَ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتِ اَنَّکِ قَدْ طَہُرْتِ وَاسْتَنْقَاتِ فَصَلِّیْ ثَلٰثًا وَّ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً اَوْ اَرْبَعًا وَّ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَاَیَّامَہَا وَ صُوْمِیْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُکِ

اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے یعنی ڈالتی ہوں میں خون کو بہت زیادہ مانند مینہ کے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کافی ہے تجھ کو اور اگر قوت رکھتی ہو تو دونوں پر عمل کر، اپنے حال سے تجھ کو زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ استحاضہ

وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ (رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی)

ایک لات مارنا ہے شیطان کا۔ پس اس خون میں سے چھ یا سات دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کر یہاں تک کہ جب دیکھے کہ پاک و صاف ہو گئی تو تئیس یا چوبیس دن رات تک نماز پڑھ اور روزے رکھ۔ پس البتہ یہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اور اسی طرح ہر مہینے جیسا کہ عورتیں حائضہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پاکی کے ایام۔ اور اگر تجھ سے (یہ دوسری صورت) ممکن ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر کرے اور عصر میں جلدی تو غسل کر اور ظہر و عصر دونوں نماز دن کو

وَالنسائی)

وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً

حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کہتی ہیں کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی بہت سخت اور بہت زیادہ۔ پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے مکان میں پایا۔

شَدِيْدَةً فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ
مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ
اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ
الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ
هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ
ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا
صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ
وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ
قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِنْ

میں نے عرض کیا رسول اللہؐ میں سخت ستم
کے استحاضہ میں مبتلا ہوجاتی ہوں اس کے
متعلق آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں حقیقت
ہے کہ اس نے مجھکو روزہ اور نماز سے باز رکھا
ہے۔ آپنے فرمایا بیان کرتا ہوں میں تیرے واسطے
روئی کو کیونکہ وہ خون کو لیجاتی ہے (یعنی
خون نکلنے کے مقام پر روئی رکھے تاکہ
وہ اس کو جذب کرلے) میں نے عرض کیا
وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپنے فرمایا لگام
کی طرح کپڑا باندھ۔ اس نے کہا اس سے بھی
زیادہ ہے (یعنی لنگوٹ سے بھی نہیں رکتا)
پھر آپنے فرمایا کپڑا رکھ لے لنگوٹ کے اندر

مستحاضہ کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا
كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ

عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی حبیش سے
روایت کرتے ہیں کہ کہا فاطمہ نے کہ وہ
مستحاضہ ہوجاتی تھی۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سے کہ جب ہو خون حیض
کا پس وہ سیاہ خون ہے۔ جو شناخت کیا

أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ
فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ
الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَإِنَّمَا
هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً
كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ
الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ
الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ
أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ
ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ
ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ
بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ رَوَاهُ مَالِكٌ
عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا
أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤدَ

جاتا ہے۔ پس اگر ہو یہ یعنی خون حیض، تو نماز
سے باز رہ اور جو ہو دوسرا یعنی سیاہ رنگ کا
نہ ہو) پس وضو کر اور نماز پڑھ کیونکہ وہ رگ
کا خون ہے (ابوداؤد و نسائی)
حضرت اُمِّ سلمہؓ نے کہا کہ ایک عورت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
خون ڈالتی تھی ہمیشہ (یعنی اس کو استحاضہ کا
خون آتا تھا) پس پوچھا اُمِّ سلمہؓ نے اس
کے واسطے فتویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پس فرمایا آپ نے چاہیئے اسکو کہ شمار کرے۔
اُن دنوں اور راتوں کو جن میں اسکو ہر مہینے
کا خون آتا تھا۔ اس بیماری سے پہلے پس
چھوڑ دے ان دنوں کے موافق نماز کو ہر مہینے
اور جب گذر جائیں وہ دن تو چاہیئے اس
کو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھے
اور پھر نماز پڑھے (مالک۔ ابوداؤد)
جمع کرے (ایک ساتھ پڑھ لے) اسی طرح
مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو جلدی پڑھ اور
غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کرے تو
پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کیلئے بھی غسل

وَالتِّرْمِذِيُّ)

کر بس اسی طرح تو ہمیشہ کر اور روزے رکھ اگر تجھ میں اس کی قوت ہو اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حکم (یعنی آخری) دونوں حکموں میں زیادہ پسند ہے (احمد۔ ابوداود۔ ترمذی)

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَآءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت ابی حبیش ابتدا مستحاضہ ہوئی اتنی اتنی مدت سے پس اس نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا کہ پاک ہے اللہ تحقیق یہ استحاضہ شیطان کی جانب سے ہے۔ اس کو چاہیے کہ وہ لگن میں بیٹھے پس جب دیکھے لگن کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل اور غسل کرے مغرب و عشاء کیلئے ایک غسل اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور وضوء کرے ان کے درمیان۔ یعنی ان دونوں نمازوں کو غسل کر کے اکٹھی پڑھے (ابوداؤد) اور روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے کہ جب مشکل ہوا اس پر نہانا یعنی ہر نماز کیلئے تو حکم کیا اسکو جمع کرنے کا دونوں نمازوں کو ایک غسل سے۔

غسل

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اُم سُلیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ خدا حق بات کو بیان کرنے میں حیا نہیں کرتا پس کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اس کو احتلام ہو جائے فرمایا جبکہ وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ سنکر اُم سُلیم نے شرم سے منہ ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ خاک آلودہ ہو تیرا داہنا ہاتھ پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے بچہ اس کا اس کی صورت کے (متفق علیہ)

وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ

اور اس حدیث میں جو اُم سُلیم سے مروی ہے مسلم نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد پتلی ہے ان میں جو منی غالب ہو پہلے خارج بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں ایک

أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ایسی عورت ہوں جو گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط۔ پس کیا ناپاکی کے غسل میں ان کو بھی کھولوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں تجھ کو یہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پہ تین لپ پانی ڈالے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہالے تو تو پاک ہو جائے گی۔ (مسلم)

الصّلوٰة

نماز کا بیان

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب عورتیں فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو فوراً اُٹھ کر گھر چلی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نمازی بیٹھے رہتے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اور لوگ بھی کھڑے ہوتے اور چلے جاتے۔ (بخاری)

نمازعیدین

وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم میں سے حیض والی عورتیں اور پردہ والی عورتیں سب دونوں عیدوں میں عیدگاہ میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوں اور ان کی دعاؤں میں شامل ہوں۔ اور حیض والی عورتیں اپنے مصلّٰی سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے ساتھ والی کی چادر اوڑھے یعنی ساتھ والی اس کو اپنی چادر اڑھا دے (بخاری مسلم)

النکاح

نکاح کا بیان

وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت خنسا بنت خذامؓ کہتی ہیں وہ بیوہ تھیں کہ ان کا نکاح ان کے والد نے کسی کے ساتھ کر دیا اور وہ اس نکاح سے خوش نہ تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ أَبِيهَا۔

وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق عرض کیا آپ نے وہ نکاح توڑ دیا۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ باپ کے نکاح کو (بخاری)

محرمات نکاح

وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ أَنَّ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ هٰذِهِ رِوَايَاتُ الْمُسْلِمِ

حضرت اُم فضلؓ کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ پی لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا عائشہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک بار یا دو بار دودھ کی چسکی بھر لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا (مسلم)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رضاعت میں سے صرف وہ رضاعت نکاح کو حرام کرتی ہے جو کہ بچہ کا دودھ چھوڑنے سے پہلے شیر خوارگی کی حالت میں دودھ پیئے اس وقت جب کہ دودھ اس کی غذا ہو۔ (ترمذی)

مباشرت

وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جُدامہ رضؓ بنت وہب کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ لوگوں کی ایک جماعت کو مخاطب کرکے فرمارہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو غیلہ[1] سے منع کردوں لیکن جب میں نے دیکھا اور روم و فارس کے لوگ اپنی اولاد کی موجودگی میں غیلہ کرتے ہیں اور ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تو پھر میں نے اس ارادہ کو ترک کردیا۔ پھر لوگوں نے آپ سے عزل کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا عزل کرنا بچہ کو خفیہ طریقہ پر دفن کردینا ہے اور یہ اس آیت کے مفہوم میں داخل ہے وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ یعنی جو عورت بچہ کو زندہ دفن کریگی اس سے اسکی بابت پوچھا جائیگا (مسلم)

---

[1] غیلہ کے دو معنی ہیں کہ بچہ کی شیر خوارگی کے دوران میں اس کی ماں سے جماع کیا جائے اور دوسرے معنی ہیں حمل کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانا اور چونکہ لوگ اسکو برا خیال کرتے تھے کہ اس سے شیر خوار بچہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ (مرتب)

مہر

وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْھَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ

حضرت ابو سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا انھوں نے فرمایا حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا مہر آپ کی بیویوں کیلئے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا پھر حضرت عائشہؓ نے کہا نش کو جانتی ہو میں نے کہا نہیں انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب ملاکر پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم)

وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَۃِ فَزَوَّجَھَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمْھَرَھَا عَنْہُ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَرْبَعَۃَ اٰلَافِ دِرْھَمٍ وَبَعَثَ بِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت اُمّ حبیبہ رضؓ کہتی ہیں کہ وہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں کہ ان کے شوہر کا حبشہ میں انتقال ہوگیا شاہ حبش نے ان کا نکاح چار ہزار کے مہر پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور ایک روایت میں چار ہزار درہم کے الفاظ ہیں اور ان کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن حسنہ کی نگرانی میں روانہ کر دیا۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد اور نسائی نے۔

ولیمہ

وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی (غالباً اُمِّ سلمہ) کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا۔ (بخاری)

الجنائز

تلقینِ میّت

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو اسلئے کہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق اس مصیبت پر یہ الفاظ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا (یعنی ہم خدا ہی کے ہیں

مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اسی کی طرف ہم کو واپس جانا ہے اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما، تو خداوند تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ (ان کے شوہر) کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا ابو سلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہوگا وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے مع اہل و عیال کے ہجرت کی تھی پھر میں نے یہی کلمے کہے جو اوپر مذکور ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے ابو سلمہ کے عوض مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا (یعنی حضور سے میرا نکاح ہو گیا) (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کی آنکھیں (موت کے وقت) پتھرا گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بینائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے ابو سلمہؓ کے گھر والے یہ سنکر سمجھ گئے کہ ابو سلمہؓ کا انتقال ہو گیا اور وہ رونے چلانے لگے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اسلئے کہ اسوقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر

اَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آمین کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا اللّٰھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العٰلمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ (یعنی اے اللہ تو ابوسلمہؓ کو بخش دے اور ان کا مرتبہ بلند فرما ان لوگوں میں ان کو شامل فرما جن کو راہِ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پسماندگان کی کارسازی فرما اور اے پروردگار تمام جہانوں کے ہم کو اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کو منور کر) (مسلم)

میّت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ

حضرت اُمّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹی (زینب کی میت) کو غسل دے رہے تھے اور آپ نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔

فَآذَنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکدیا اور فرمایا اس تہبند کو میّت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ غسل دو اس کو طاق تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کرو غسل کو دائیں جانب سے اور وضو کے اعضا سے۔ اُمِّ عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈالدیا (بخاری و مسلم)

میّت پر رونا

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ یعنی ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا ابو سلمہ سفر میں اور وطن سے باہر مرا ہے میں اس پر روؤں گی اور ایسا روؤں گی کہ لوگوں میں میرا رونا بیان کیا جائیگا چنانچہ میں رونے کی تیاریوں مصروف تھی کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج و غم میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتی تھی یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کے سامنے آئے اور فرمایا کیا ارادہ رکھتی

اَتُرِيدِيْنَ اَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ ــ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہے توکہ داخل کرے اس گھر میں شیطان کو حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس گھر سے باہر نکال دیا ہے۔ اُم سلمہ کہتی ہیں کہ آپ کے ان الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور پھر میں نہ روئی۔ (مسلم)

العدت

عدت کا بیان

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَھَا الْبَتَّۃَ وَھُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا وَکِیْلُہٗ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْہُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَکِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَیْسَ لَکِ نَفَقَۃٌ فَاَمَرَھَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ قَالَ تِلْکَ امْرَاَۃٌ یَغْشَاھَا

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا ہے کہ ابو عمرو بن حفص ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دیں اور ابو عمر ان کا شوہر ان کے پاس موجود نہ تھا یعنی کہیں باہر تھا وہاں سے طلاقیں کہہ کر کہلا بھیج دی تھیں پھر ابو عمرو کے وکیل (کارندے) نے فاطمہ کے لئے جَو بھیجے۔ فاطمہ ناراض ہوگئی (اسلئے کہ جَو اس کے خیال میں کم تھے) وکیل نے فاطمہ سے کہا خدا کی قسم ہم پر تیرا کوئی حق نہیں ہے (یعنی تیرا نفقہ ہم پر واجب نہیں ہے ہم جو کچھ دے رہے ہیں وہ احسان وسلوک کے طور پر ہے) اس کے بعد فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

أَصْحَابِي، اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرا نفقہ شوہر پر واجب نہیں پھر آپ نے فاطمہ کو حکم دیا کہ وہ اُمِّ شریک کے گھر میں عدۃ کے دن گزارے پھر آپ نے فرمایا اُمِّ شریک ایک ایسی عورت ہے جس کے گھر میں میرے اصحاب (یعنی اُمِّ شریک کے اعزہ واقربا) کی آمد ورفت رہتی ہے اس لئے تو ابن اُمِّ مکتوم کے ہاں عدۃ کے دن بسر کر وہ ایک اندھا آدمی ہے وہاں تجھکو کپڑوں کی (یعنی پردہ کی) ضرورت نہ ہوگی پھر جب حلال ہو جائے (یعنی تیری عدت کے دن پورے ہو جائیں تو مجھ کو خبر دے (تاکہ میں تیرے نکاح کی فکر کردوں) فاطمہ کا بیان ہے جب میری عدۃ کے دن پورے ہو گئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے میرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے آپ نے فرمایا ابوجہم وہ تو ایسا آدمی ہے جس کے کاندھے سے لاٹھی کبھی جدا نہیں ہوتی (یعنی وہ نہایت تندمزاج ہے ہر گھڑی لاٹھی کاندھے پر رکھتا ہے) اور معاویہ ایک مفلس آدمی ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے تو اُسامہ بن زید سے نکاح کرلے

فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَۃَ لَکِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

فاطمہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے اس مشورہ کو پسند نہیں کیا اُسامہ سے نکاح کی تجویز مجھ کو پسند نہیں آئی آپنے پھر فرمایا تو اُسامہ سے نکاح کرے چنانچہ میں نے اُسامہ سے نکاح کر لیا

اور خداوند تعالےٰ نے اس نکاح میں برکت عطا فرمائی اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا اور ایک روایت میں فاطمہؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ نے فرمایا ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے (مسلم)

اور ایک روایت ہے کہ فاطمہؓ کے شوہر نے تین طلاقیں دیں. فاطمہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا تیرے لئے لفقہ نہیں ہے البتہ اگر تو حاملہ ہوتی تو تیرا نفقہ شوہر پر واجب ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنُھَا اَفَنَکْحُلُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دُکھتی ہیں کیا میں اس کے سُرمہ لگا دوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس عورت نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ عدت چار مہینے اور دس دن کی ہے

وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور ایام جاہلیت میں تو تم بیوہ ہونے کے بعد سال بھر عدت میں رہتی تھیں اور مینگنیاں پھینکا کرتی تھیں (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت اُمّ حبیبہؓ اور زینب بنت جحشؓ کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان عورت کو جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے مگر شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن تک کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

حضرت اُمّ عطیہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا ہے کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کیا جائے ان ایام میں نہ تو رنگین کپڑا پہنے مگر وہ چادر جس کا سوت رنگ کر بنی گئی ہو استعمال کی جا سکتی ہے اور ان دنوں میں سُرمہ اور خوشبو لگائے مگر جبکہ حیض سے پاک ہو اسوقت قسط اور اظفار کی معمولی خوشبو استعمال کی جا سکتی ہے (بخاری و مسلم) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان ایام میں مہندی سے

زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ.

وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةً فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

بالوں کو بھی نہ رنگے۔

زینبؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ فریعہ بنت مالک بن سنان نے جو ابوسعید خدری کی بہن ہیں مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں کہ انکا شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں گیا تھا کہ غلاموں نے انکو مار ڈالا اب انکو اپنے شوہر کے گھر میں عدت کے دن گزارنے چاہئیں لیکن وہ چاہتی ہے کہ اپنے قبیلہ بنی خدرہ میں جاکر عدت کے دن بسر کریں فریعہ بنت مالک کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر والوں میں جاکر عدت کے دن بسر کرسکتی ہیں اسلئے کہ انکے شوہر نے اپنا کوئی ذاتی گھر نہیں چھوڑا ہے اور نہ ان کے پاس سب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (تم اپنے گھر والوں میں جاسکتی ہو) بعد فریعہ کہتی ہے کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی گئی جب میں صحن میں یا مسجد نبوی میں پہنچی تو آپ نے مجھ کو بلاکر فرمایا تم اپنے اسی گھر میں جاکر رہو

وَعَشْرًا (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

جسمیں تمہارے شوہر نے تم کو چھوڑا ہے اس وقت کہ تمہاری عدت کے دن پورے ہوں فریعہ کہتی ہیں کہ میں چار مہینہ دس دن تک اسی مکان میں رہی۔ (مالک ترمذی۔ ابوداود نسائی ابن ماجہ۔ دارمی)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَأْسَكِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے اس وقت اپنے چہرے پر ایلوا لگا رکھا تھا۔ آپ نے پوچھا اُمّ سلمہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ ایلوا ہے جس میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہے آپ نے فرمایا ایلوا چہرے کو چمکدار بنا دیتا ہے اس لئے تم اگر لگاؤ تو رات کے وقت لگاؤ اور دن کو دھو ڈالو اور خوشبو کے ساتھ کنگھی بھی نہ کرو اور نہ مہندی کے ساتھ کنگھی کرو اسلئے کہ مہندی کا رنگ سُرخ ہوتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں۔ فرمایا بیری کے پتوں کو سر پر اتنا ڈال کہ کہ وہ تیرے سر کو ڈھانپ لیں۔ (ابوداود نسائی)

وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

وسلم نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ نہ تو کسم کا رنگا ہو کپڑا پہنے اور نہ گیرو کے رنگ کا (بلکہ ہر قسم کے شوخ رنگ کا کپڑا) نہ زیور پہنے نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (ابوداؤد و نسائی)

اللباس

لباس

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اسوقت وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا سر پر ایک ہی پیچ دوپٹہ کا کافی ہے دو کی ضرورت نہیں (ابوداؤد)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار کا ذکر فرمایا تو میں نے عرض کیا عورت کے لئے کیا ہے (یعنی ازار کی بابت) فرمایا آدمی پنڈلی سے ایک بالشت تک لٹکالے میں نے عرض کیا اگر اس سے ستر کھلنے کا احتمال ہو فرمایا تو ایک بالشت اور اس سے زیادہ نہیں (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ ترمذی)

وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذَا تَنْکَشِفُ أَقْدَامُھُنَّ قَالَ فَیُرْخِیْنَ ذِرَاعًا لَا یَزِدْنَ عَلَیْہِ۔

اور نسائی نے جو روایت ابن عمرؓ سے نقل کی ہے اسمیں یہ الفاظ ہیں کہ ام سلمہ نے عرض کیا اس صورت میں (یعنی آدھی پنڈلیوں سے ایک بالشت بڑھا لینے میں) تو عورتوں کے قدم کھلے رہیں گے آپ نے فرمایا تو ایک بالشت اور بڑھالیں اس سے زیادہ نہیں۔

سونے کا زیور

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَۃً مِّنْ ذَھَبٍ قُلِّدَتْ فِیْ عُنُقِھَا مِثْلَھَا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَیُّمَا امْرَأَۃٍ جَعَلَتْ فِیْ اُذُنِھَا خُرْصًا مِّنْ ذَھَبٍ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ اُذُنِھَا مِثْلَہٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص سونے کا ہار پہنے قیامت کے دن اس کی گردن میں اسی کی مانند آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالیاں پہنے قیامت کے دن اس کے کان میں اسی کے مانند آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

حضرت حذیفہؓ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورتو! کیا تمہارے لئے چاندی کافی نہیں ہے کہ تم

اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ اِمْرَأَةٌ تُحَلِّيْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اس کے زیور بناؤ! خبردار تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بنائے گی اور پھر اس کو بے موقع دکھائے گی اس کو اس زیور کے سبب عذاب دیا جائے گا۔

(ابو داؤد۔ نسائی)

الطب والرقیٰ

طِبّ

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے (یعنی اسماءؓ سے) دریافت فرمایا تم کس چیز سے مسہل (جلاب) لیتی ہو۔ انھوں نے (یعنی اسماءؓ نے) کہا شبرم سے۔ آپ نے فرمایا یہ گرم ہے۔ گرم ہے۔ اسماءؓ کہتی ہیں پھر میں نے سنا سے مسہل لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی (یعنی موت کا علاج کسی دوا میں ہوتا) وہ سنا تھی (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت اُمِّ قیسؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلق کی بیماری میں تم اپنے بچوں کے حلق کو انگلی سے کیوں دباتی ہو تم عود ہندی سے ان کا علاج کرو (یعنی عود ہندی استعمال کرو) عود ہندی میں سات بیماریوں کی شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے بچوں کے حلق میں عود ہندی کو ناک میں ٹپکایا جائے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ کے اندر ٹپکایا جائے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهٗ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

کبشہ بنت ابی بکرہؓ کہتی ہیں کہ ان کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن سینگیاں کھچوانے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل کے دن خون (کے غلبہ) یا دوران کا دن ہے اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون نکلوانے سے پھر نہیں رکتا۔

(ابوداؤد)

وَعَنْ سَلْمٰى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ

مَا كَانَ اَحَدٌ يَشْتَكِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِيْ رَاْسِهٖ اِلَّا قَالَ اِحْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِيْ رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ اِخْتَضِبْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

کے حضور میں سر کی بیماری کی شکایت پیش کرتا آپ اس کو سینگیاں کھچوانے کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا اس کو مہندی لگانے کا حکم دیتے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر جب کوئی زخم آجاتا (تلوار چھری یا اور کسی ایسی ہی چیز کا) یا پتھر اور کانٹے سے آپ زخمی ہو جاتے تو آپ مجھ کو حکم دیتے کہ اس زخم پر مہندی کی لبدی رکھ دوں۔ (ترمذی)

وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِيْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ اِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ۔

حضرت ام عطیہ انصاریؓ کہتی ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت (عورتوں کی) ختنہ کیا کرتی تھی، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ختنہ کے مقام کو کاٹنے میں زیادتی نہ کر (یعنی زیادہ گوشت نہ کاٹا کر) اسلئے کہ زیادہ گوشت نہ کاٹنے سے مجامعت کے وقت عورت کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور خاوند کو بھی یہ مرغوب ہوتا ہے (اور زیادہ کاٹنے سے یہ دونوں باتیں جاتی رہتی ہیں) (ابوداؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اسکے راوی مجہول ہیں)

منتر

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِھَا جَارِیَۃً فِیْ وَجْھِھَا سَفْعَۃٌ تَعْنِیْ صُفْرَۃٌ فَقَالَ اَسْتَرْقُوْا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر منتر پڑھواؤ اسے نظر لگی ہے۔ متفق علیہ۔

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ یُسْرِعُ اِلَیْھِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَھُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت اسماء بنت عُمیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جعفر (طیار) کی اولاد کو بہت نظر لگتی ہے۔ کیا ان کے لئے منتر پڑھواؤں آپ نے فرمایا ہاں۔ اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت لے جاتی تو نظر تھی۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَۃَ فَقَالَ اَلَا تُعَلِّمِیْنَ ھٰذِہٖ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ کَمَا عَلَّمْتِیْھَا الْکِتَابَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کہتی ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تو حفصہؓ کو اسی طرح نملہ کا منتر نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اس کو لکھنا سکھایا

(ابو داؤد)

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جائے اور اُس سے کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔ روایت کیا مسلم نے۔

اَلحقُوق

عورتوں کے حقوق

وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت اُم کلثومؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلاح کرتا ہو نیک باتیں کہتا ہو اور بھلی باتیں پہنچاتا ہو یعنی دو آدمیوں یا جماعتوں کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح کرنا مقصود ہو اگرچہ ان میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَأَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک سوکن ہے

فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اگر میں اسکے سامنے ایسی چیزوں کا ذکر کردوں جو میرے شوہر نے نہ دی ہوں تو کیا میرا فعل گناہ ہے آپ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز کا اظہار کرنا ایسا ہے جیسا کہ دھوکہ دینے والا لباس پہنا یعنی ایسا لباس جو حقیقت میں ایک ہی کپڑا ہو لیکن دو نظر آئیں جتنا گناہ اسکا ہے اتنا ہی اسکا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو عورت اس حالت میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

بیعت

وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا

حضرت اُمیمہؓ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا (میں نے تم سے بیعت لی) اس چیز کی جس کی تم طاقت و استطاعت رکھتی ہو میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہمارے حق میں ہم سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں جتنا کہ ہم اپنی

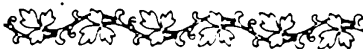
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا يَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَّاحِدَةٍ

جانوں پر کرتے ہیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے بیعت لیجئے یعنی ہم سے مصافحہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا میری بات سنو عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کے لئے (یعنی میرا کلام کرنا عورت کیلئے کافی ہے۔)

پردہ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت اُم سلمہ رضی کہتی ہیں کہ میں اور میمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم (نابینا) آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اس سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ تو اندھے ہیں ہم کو نہیں دیکھ سکتے آپ نے کہا تم بھی اندھی ہو کر ان کو نہیں دیکھ سکتیں ؟ روایت کیا اس کو احمد، ترمذی اور ابو داؤد نے۔



سیرۃ الصحابیات رض

جن سے اس مسند میں حدیثیں بیان کی گئی ہیں

۱

۱- حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق

آپ کو ذات النطاقین بھی کہتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شبِ ہجرت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناشتہ اور پانی کے مشکیزے کو اپنے کمر پٹہ یعنی "نطاق" کے ساتھ باندھ دیا تھا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف آدھے سے آپ نے یہ سامان باندھا اور آدھا اپنے لئے رکھ لیا۔

حضرت اسماء عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ہیں۔ ہجرت نبوی سے تقریباً ستائیس سال پہلے پیدا ہوئیں ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئیں اور اٹھارویں مسلمان ہیں حضرت عائشہؓ سے عمر میں دس سال بڑی تھیں۔ ۷۳ھ میں اس وقت وفات پائی جب کہ آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ کو پھانسی دیئے ہوئے چند ہی دن ہو چکے تھے اور ان کی لاش کو تختۂ دار سے نیچے اتار لیا گیا۔ موصوفہ نے سو برس کی عمر پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔

۲- حضرت اسماء بنت عمیس رض

شوہر کا نام جعفر بن ابی طالبؓ تھا، انہیں کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے حبش گئی تھیں میاں کے قیام میں محمد اور عبداللہ پیدا ہوئے، حبش سے مدینہ واپس آئیں اور پھر اپنے شوہر جعفرؓ کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ

سے نکاح کرلیا۔ ان کی وفات کے بعد پھر تیسرا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا؛ حضرت ابوبکرؓ سے محمد اور حضرت علیؓ سے یحیٰی پیدا ہوئے، جلیل القدر اور نامور صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے عُمَیس کو ع کو پیش اور میم کی زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

۳۔ حضرت اُنیسہ بنت خُبَیبؓ

مدینہ کی ساکنہ اور صحابیات کے شرف سے مشرف ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتی ہیں آپ سے روایت کرنے والے آپکے بھانجے خُبَیب بن عبدالرحمٰن ہیں، اُنَیسہ اور خُبَیب دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

۴۔ حضرت اُمیمہ بنت رُقَیقہؓ

والدہ کا نام رُقیقہ اور والد کا نام عبداللہ ہے، آپ کی والدہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی حقیقی بہن ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتی ہیں، رُقَیقہ کی راء کو پیش اور دونوں قاف کو زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

۵۔ حضرت امامہ بنت ابی العاصؓ

دادا کا نام ربیع ہے، والدہ کا نام زینب ہے، جو کہ رسول اکرم کی صاحبزادی تھیں، اپنی خالہ جناب حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں، کیونکہ حضرت فاطمہؓ نے یہ وصیت کی تھی، زبیر ابن العوام نے نکاح پڑھایا۔ جس کے لئے امامہ کے والد نے وصیت کی تھی۔

باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں آپ کا ذکر پایا جاتا ہے۔

ب

۶۔ حضرت بریرہؓ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی آزاد کردہ کنیز ہیں، حضرت عائشہؓ

ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتی ہیں۔ بَرِیرہ کو "ب" مفتوح اور پہلی راء مکسور کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

۷۔ حضرت بُسرہؓ

صفوان بن نوفل کی بیٹی اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی ہیں، نسلاً قرشیہ اسدیہ ہیں۔

۸۔ حضرت بُہیسہ فزاریہؓ

رسول اکرمؐ کی صحابیہ ہیں، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، اور وہ رسول اکرمؐ سے: بیع کے ذکر میں ان کی حدیث آئی ہے۔ بُہیسہ کی "ب" مضموم۔ ہاء کی زیر اور تی ساکن ہے۔

۹۔ حضرت اُمِّ بُجَیدؓ

نام آپ کا حواء بنت یزید بن سکن انصاریہ ہے، اور اسماء بنت یزید کی بہن ہیں، یہ اپنی کنیت سے بہت مشہور ہیں۔ آپ اُن خواتین اسلام میں سے ہیں جنھوں نے رسول اکرمؐ سے بیعت کی تھی۔ عبدالرحمٰن بن بُجید آپ سے روایت کرتے ہیں۔ بُجَید، بجد کا مصغر ہے۔

ج

۱۰۔ حضرت جُدامہؓ

آپ وہب اسدیہ کی بیٹی ہیں۔ مکہ میں داخل اسلام ہوئی تھیں۔ بیعتِ رسولؐ سے مشرف ہوئیں اور اپنی قوم سے ہجرت کرکے مدینہ آگئیں، اُمُّ المومنین حضرت عائشہؓ آپ سے روایت کرتی ہیں۔ جُدامہ، جیم کے پیش سے پڑھنا چاہیئے۔ بعض نے ذال کہا ہے۔ مگر اصل میں جُدامہ ہے۔

ح

۱۱۔ حضرت حفصہ بنتِ عمرؓ

آپ اُمّ المومنین ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی بیٹی ہیں۔ ماں کا نام زینب ہے جو کہ مظعون کی بیٹی ہیں۔ پہلے ان کا نکاح خنیس بن حذافہ سے ہوا تھا مگر خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھیں، خنیس غزوۂ بدر کے بعد جب انتقال کر گئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا نکاح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر ۳ھ میں یہ حضور اکرمؐ کے نکاح میں آگئیں۔ حضورؐ نے آپ کو ایک طلاق دے دی تھی مگر وحی آئی کہ ایسا مت کرو کیونکہ وہ جنت میں تمہاری بی بی ہوں گی، اور بہت روزہ دار اور نمازی ہیں۔ آپ نے اس کے بعد رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک پوری جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔ آپ نے ۶۰ برس کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

۱۲۔ حضرت حلیمہ بنتِ ابی ذویبؓ

رسول اکرمؐ کی دائی ہیں۔ ثویبہ لونڈی ابولہب کے بعد آپ نے حضورؐ کو دودھ پلایا ہے، حلیمہ کے فرزند جو اس زمانہ میں حلیمہ کی گود میں تھے ان کا نام عبداللہ بن حارث تھا اور حلیمہ کی جو بیٹی رسول پاکؐ کو گود میں کھلاتی تھیں ان کا نام شیما ہے، حضرت حلیمہ نے ۲ سال اور دو ماہ کے بعد رسول اکرمؐ کو ان کی والدہ کو واپس کر دیا تھا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا، عبداللہ بن جعفر آپ سے روایت کرتے ہیں۔ باب البر والصلہ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

۱۳۔ حضرت اُمِّ حبیبہؓ

آپ اُمّ المومنین ہیں، نام رملہ ہے۔ ابوسفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں، آپ کی والدہ کا نام صفیہ ہے جو ابوالعاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان غنیؓ کی

کی پھوپھی ہیں، رسول اکرمؐ نے کب اور کس وقت نکاح کیا اس میں اختلاف ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حبشہ میں ہوا تھا، اور نجاشی نے باندھا تھا، اور مہر چار سو دینار تھے۔ بعض کا کہنا ہے کہ چار ہزار دینار مہر اپنے پاس سے ادا کئے تھے، اور رسول اکرمؐ نے شرجیل بن حسنہ کو ان کے لینے کو بھیجا تھا، یہ لیکر آئے اور مدینہ میں ہی آپ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ میں بھی شادی ہوئی تھی، اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ آپ نے ۴۴ھ میں وفات پائی۔ ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

۱۴۔ حضرت اُمّ الحصینؓ

آپ اسحاق کی بیٹی ہیں، قبیلہ احمس سے تعلق رکھتی ہیں، آپ کے صاحبزادے یحییٰ بن حصین نے آپ سے روایت کی، حجۃ الوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

۱۵۔ حضرت اُمّ حرامؓ

آپ ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں، قبیلہ بنی نجار سے تعلق رکھتی ہیں۔ اپ اُمّ سلیم کی بہن ہیں، مسلمان ہوئیں اور دست رسولؐ پر بیعت کی، رسول اکرمؐ آپ کے گھر دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے، شوہر کا نام حضرت عبادہ بن صامتؓ ہے، روم میں اپنے شوہر کے ساتھ جہاد کرتے درجۂ شہادت حاصل کیا، مقام قبرس میں دفن ہوئیں، آپ سے آپ کے بھانجے انس بن مالکؓ اور شوہر روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ سوائے کنیت کے پورا نام ان کا نہیں مل سکا خلافت عثمانی میں آپ نے انتقال فرمایا۔ ملحان کو میم کے زیر اور ح کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

۱۶۔ حضرت حمنہ بنت جحش رضؓ

آپ امّ المومنین حضرت زینبؓ کی بہن، قبیلہ اسد سے تعلق رکھتی ہیں۔ شوہر کا نام مصعب بن عمیرؓ ہے، مگر جنگ میں ان کے شہید ہونے کے بعد آپ طلحہ بن عبداللہؓ سے نکاح کر لیا تھا۔

خ

۱۷۔ حضرت امّ خالد بن سعید رضؓ

امّ خالد اموبیہ ہیں۔ اور سعید کے والد کا نام عاص ہے۔ یہ خاتون اپنی کنیت سے مشہور رہیں۔ یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں، مدینہ میں آئیں تو عمر بہت کم تھی، بعد میں زبیر بن العوام کے نکاح میں آئیں، کئی حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۸۔ حضرت خنساء بنت خِذام رضؓ

دادا کا نام خالد ہے، آپ خنساء یہ اسدیہ ہیں، اہل مدینہ میں آپ کی حدیث مشہور و معروف ہے، حضرت ابوہریرہ، حضرت عائشہؓ اور دوسرے صحابۂ کرام آپ سے روایت کرتے ہیں، خنساء کو خ کی فتح اور خذام میں خ مکسور پڑھنا چاہئے۔

۱۹۔ حضرت خولہ بنت حکیم رضؓ

آپ عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں، نہایت نیک اور فاضلہ خاتون تھیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

۲۰۔ حضرت خولہ بنت ثامر رضؓ

آپ قبیلۂ انصار سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں علم ہے، آپ سے نعمان بن ابی العیاش زرقی روایت کرتے ہیں۔ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں، اور ثامر قیس کا لقب ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ بنت ثامر اور خولہ بنت قیس الگ الگ ہیں۔

۲۱۔ حضرت خولہ بنت قیسؓ

آپ قبیلۂ جہنیہ کی ہیں، اہلِ مدینہ میں آپ کی حدیث مقبول ہے، آپ سے نعمان بن خُربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ رخ کے پیش کے ساتھ ہے۔

د

۲۲۔ حضرت اُمِّ درداءؓ

آپ کا نام خیرہ ہے، والد کا نام حدرد ہے، قبیلۂ اسلم سے تعلق رکھتی ہیں، آپ حضرت ابو درداءؓ کی بیوی ہیں، عورتوں میں بڑی فاضلہ، عاقلہ، عابدہ اور متبع سنّت اور صاحب الرائے ہوئی ہیں، اپنے شوہر سے دو سال قبل ملک شام میں عہدِ عثمانی میں آپ نے وفات پائی۔ ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

ر

۲۳۔ حضرت رُبَیّع بنت معوذؓ

آپ صحابیہ انصاریہ اور بلند رتبہ خاتون ہیں، اہلِ مدینہ اور اہلِ بصرہ میں آپ کی حدیث مروج ہے۔ ربیع میں راء کا پیش اور ب کا زبر اور ی کی تشدید ہے۔

ز

۲۴۔ حضرت زینب بنت جحشؓ

یہ رسول اکرمؐ کی زوجۂ محترمہ ہیں، والد کا نام اُمیہ اور نانا کا نام عبدالمطلب ہے، رسول اکرمؐ کی پھوپھی کی لڑکی ہیں۔ پہلے خاوند زید بن حارثہ ہیں، جب انھوں نے طلاق دیدی تو پھر رسولِ اکرمؐ نے ان سے نکاح کر لیا، نکاح ۵ھ میں ہوا۔ تمام بیویوں میں آپ نے رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کیا۔ ان کا پہلا نام برّہ تھا مگر حضورؐ نے زینب رکھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تمام عورتوں میں دین میں سب سے بہتر تھیں، خدا سے ڈرنے والی، سچ بولنے

والی تھیں، صدقات دینے میں اور ہر اس کام میں جس سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ اپنی جان تک لڑا دیتی تھیں۔ ۵۳ برس کی عمر میں ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عائشہؓ اور اُمِّ حبیبہؓ وغیرہ آپ سے روایت کرتی ہیں۔

۲۵۔ حضرت زینب بنت کعبؓ

آپ کے دادا کا نام عجرہ ہے، سالم بن عوف کے خاندان اور قبیلہ انصار سے متعلق تھیں۔

س

۲۶۔ اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ بنت اُمیّہؓ

آپ کے پہلے شوہر کا نام ابو سلمہ ہے، جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضورؐ کے نکاح میں آئیں، یہ شوال کی آخری تاریخیں اور ۳ھ یا ۴ھ تھا۔ ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائیں۔ مزار بقیع میں ہے، ابن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور بیٹی زینب اور بیٹے عمر اور ابن المسیب اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔

۲۷۔ اُمِّ سلیم بنت ملحانؓ

نام میں اختلاف ہے، سہلہ، رملہ، ملیکہ غمیصہ اور رمیصا بیان کئے گئے ہیں۔ آپ حضرت انسؓ کی والدہ ہیں، شوہر کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئیں اور حضرت ابو طلحہؓ کے نکاح میں آئیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ملحان کو میم کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

۲۸۔ حضرت سلمیٰ زوجہ ابو رافعؓ

آپ صحابیہ ہونے کا شرف رکھتی ہیں، بیٹے کا نام رافع ہے، آپ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی دایہ بھی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ کو اسماء بنت عمیسؓ کے ساتھ انہوں نے

نے غسل دیا تھا، آپ سے آپ کے ایک بیٹے عبداللہ بن علی روایت کرتے ہیں۔

س

۲۹۔ حضرت شفاء بنتِ عبداللہ قرشیہؓ

احمد بن صالح کا بیان ہے کہ آپ کا نام لیلیٰ ہے اور شفا لقب ہے جس نے نام سے زیادہ شہرت حاصل کر لی، ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا، نہایت عاقلہ فاضلہ اور منتظم مزاج پایا تھا، رسول اکرمؐ آپ کے گھر آرام کرنے جاتے تھے آپ نے اُن کے آرام کے خیال سے بستر وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔ شفاء شین کے زیر سے ہے۔

۳۰۔ حضرت اُمِّ شریک غزنیہؓ

آپ کے والد کا نام دُوان ہے۔ آپ قرشیہ علمری ہیں، دُودان کو دال کے پیش سے پڑھنا کیا ہے۔

۳۱۔ حضرت اُمِّ شریک انصاریہؓ

آپ کا ذکر کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں ملتا ہے کیونکہ حضور اکرمؐ نے فاطمہ بنتِ قیس سے فرمایا تھا جاؤ اُمِّ شریک کے گھر میں عدت کے ایام پورے کرو۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دوسری اُمِّ شریکؓ ہیں، مگر یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ وہ دوسری قرشیہ ہیں، اور یہ انصاریہ ہیں نیز فاطمہ بنتِ قیسؓ کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُمِّ شریک انصار میں مالدار خاتون تھیں۔

ص

۳۲۔ حضرت صفیہ بنتِ شیبہ حجبیہؓ

آپ سے میمون بن مہران روایت کرتے ہیں، رسول اکرمؐ کے دیکھنے کے متعلق اختلاف ہے، اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں۔

ع

۳۳۔ حضرت اُمِّ عُمارہ نُسیبہ رضؓ

کعب انصاری کی بیٹی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک تھیں، اُحد میں اپنے خاوند زید بن عاصم کے ہمراہ موجود تھیں، اس کے بعد بیعت رضوان اور یمامہ میں بھی شریک ہوئی تھیں، اور اس قدر جنگ کی تھی کہ جسم پر ۱۲ زخم آئے تھے۔ اور ایک ہاتھ بیکار ہو گیا تھا، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ عُمارہ کو عین کے پیش اور میم کے جزم کے ساتھ اور نُسیبہ کو نون کے زبر اور سین کے زیر سا تھ پڑھنا چاہیے۔

۳۴۔ حضرت اُمِّ العلا انصاریہؓ

آپ صحابیہ ہیں، اہل مدینہ کے پاس آپ کی حدیث ملتی ہے، آپ سے خارجہ بن زید بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ اُمِّ العلا ان کی والدہ ہیں، آپ کی عیادت کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۳۵۔ حضرت اُمِّ عطیہؓ

آپ کعب کی بیٹی ہیں، بعض نے حارث کی بیٹی کہا ہے، رسول کریمؐ سے بیعت کی تھی، نامور صحابیات نے آپ سے حدیث روایت کی ہے، یہ حضور کے ہمراہ اکثر غزوات میں حاضر ہوئی تھیں اور مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی فرماتی تھیں آپ کا نام نُسیبہ بھی بیان کیا گیا ہے، جو کہ نون کے پیش اور سین کے زبر سے ہے۔

ف

۳۶۔ حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ رسول مقبولؐ کی لخت جگر ہیں، والدہ کا نام حضرت خدیجہؓ ہے۔ رسول اکرمؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ دنیا و آخرت میں تمام عورتوں کی

سرور ارہیں۔ ماہ رمضان ۲ھ میں آپ کا عقد حضرت علیؓ سے ہوا اور ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ، حضرت محسنؓ اور حضرت زینب اُم کلثومؓ اور رُقیہ یہ سب آپ کے بچے تھے، آپ نے وفاتِ رسولؐ سے ۶ ماہ بعد مدینہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ ۳ ماہ بعد وفات پائی۔ آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۸ برس کی تھی۔ حضرت علیؓ نے غسل دیا اور جناب عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی، رات کے وقت بقیع میں دفن کی گئیں، روایت کرنے والوں میں شوہر حضرت علیؓ، دونوں صاحبزادے، اور بہت سے صحابۂ کرام کے نام پائے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ کے بعد میں نے فاطمہؓ سے سچّا کسی کو نہیں دیکھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ اور جناب فاطمہؓ میں قدرے تنازعہ ہو گیا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ انہی سے معلوم کر لیجئے کیونکہ یہ ہمیشہ سچ کہتی ہیں۔

۳۷۔ حضرت فاطمہ بنتِ ابی حبیشؓ

قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہیں، آپ وہی خاتون ہیں جو کہ استحاضہ کی حدیث روایت کرتی ہیں۔ عروہ بن زبیر اور اُم سلمہ آپ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش ہے، حبیش حبش کی تصغیر ہے۔

۳۸۔ حضرت فاطمہ بنتِ قیسؓ

آپ ضحاک کی ہمشیرہ ہیں، قریش سے تعلق رکھتی ہیں، اور مہاجرین اولین میں شمار کی جاتی ہیں، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

بڑی ہی عقل، نیک اور بلند کردار خاتون تھیں، شوہر کا نام ابوعمرو بن حفص ہے، مگر بعد میں طلاق مل گئی تھی جس کے بعد حضورؐ نے آپ کا نکاح حضرت اُسامہ بن زید سے کر دیا تھا۔ زید حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۳۹۔ حضرت فُریعہ بنت مالکؓ

دادا کا نام سنان ہے، آپ ابو سعید خدری کی بہن ہیں، بیعت رضوان میں شرکت کا شرف رکھتی ہیں، آپ کی حدیث اہل مدینہ کے پاس ہے۔ زینب بنت کعب آپ سے روایت کرتی ہیں فریعہ کو فاء کے پیش اور راء کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

۴۰۔ حضرت اُمّ الفضلؓ

آپ کے والد کا نام حارث ہے، آپ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی ہمشیرہ اور عباس بن عبدالمطلب کی بیوی ہیں، اور اکثر اولاد انہیں کے بطن سے ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ عورتوں میں حضرت خدیجہؓ کے بعد یہی اسلام لائی تھیں آپ نے حضور اکرمؐ سے بکثرت روایات کی ہیں۔

۴۱۔ حضرت اُمّ فروہ انصاریہؓ

آپ کو حضور اکرمؐ سے بیعت کا شرف حاصل ہے، آپ سے قاسم بن غنام روایت کرتے ہیں۔

ک

۴۲۔ حضرت کبشہ بنت کعبؓ

دادا کا نام مالک ہے، عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں، بلی کے جھوٹے پانی کے متعلق آپ کی حدیث ہے، کبشہ موصوفہ اپنے شوہر سے روایت کرتی ہیں حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

۴۳۔ حضرت کریمہ بنت ہمامؓ

حضرت عائشہؓ سے خضاب کے بارے میں حدیث روایت کرتی ہیں ہمام کی ہا پر پیش پڑھنا چاہئے۔

۴۴۔ حضرت اُمّ کُرزؓ

آپ مکہ کی رہنے والی ہیں، خاندان بنی کعب اور قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتی ہیں

رسول اکرمؐ سے بہت سی حادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے عطا، حولہ وغیرہ روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت عقیقہ کے متعلق ہے۔ کرزمیں کاف پر پیش پڑھنا چاہئے۔

۴۵ حضرت اُمِ کلثوم بنت عقبہؓ

دادا کا نام ابی معیط ہے۔ مکہ میں مسلمان ہوئیں، پیدل چل کر ہجرت اور بیعت کی، مدینہ میں جب پہنچیں تو آپ نے زید بن حارثہؓ سے شادی کر لی کیونکہ آپ کے شوہر نہیں تھے، زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تو زبیر بن عوامؓ کے نکاح میں آگئیں، کچھ روز بعد طلاق مل گئی تو عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کر لیا، دو لڑکے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ عبدالرحمٰن بھی فوت ہوگئے تو عمرو بن عاص نے نکاح کر لیا، اس کے بعد صرف ایک سال زندہ رہیں اور وفات فرما گئیں، آپ حضرت عثمانؓ کی ماں شریک بہن تھیں بیٹے حمید نے آپ سے روایت کی ہے۔

ل

۴۶۔ حضرت لبابہ بنت حارثؓ

آپ کی کنیت اُمِ الفضل ہے، حرف فاء میں ان کا ذکر پچھلے اوراق میں دیکھئے۔

م

۴۷۔ حضرت اُمّ المؤمنین میمونہؓ

آپ کے والد کا نام حارث ہے، ہلالیہ عامر یہ ہیں، پہلے ان کا نام برّہ تھا، مگر رسول اکرمؐ نے بدل کر میمونہ رکھ دیا، زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے چھوڑا تو ابورہم نے شادی کر لی، اُن کی وفات کے بعد ذیقعدہ ۷ھ میں جب حضور اکرمؐ عمرہ کرنے تشریف لے گئے تو مکہ سے دس میل اس طرف مقام سرف میں ان سے نکاح کیا، خدا کی قدرت دیکھئے کہ بہت عرصہ کے بعد ۵۱ھ میں اسی مقام پر میمونہؓ نے وفات پائی۔ ابن عباسؓ

نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ ام فضل زوجہ حضرت عباس کی بیوی اور اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں، یہ رسول اکرمؐ کی آخری بیوی ہیں، ان کے بعد پھر کوئی نکاح آپ نے نہیں کیا، آپ سے عبداللہ بن عباسؓ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۴۸۔ حضرت اُمِّ معبد بنتِ خالد رضؓ

آپ کا نام عاتکہ ہے، خزاعیہ کی عورت ہیں، اس وقت اسلام لائیں جب جب کہ آنحضرت ہجرت کرتے ہوئے مدینہ آرہے تھے، اور راستے میں ان کے گھر ٹھہرے تھے، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مدینہ آکر مسلمان ہوئی تھیں، آپ کی حدیث، حدیث اُمِّ معبد کے نام سے مشہور ہے۔

۴۹۔ حضرت اُمِّ المنذر انصاریہ رضؓ

آپ قیس کی بیٹی ہیں، بنی عدی سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے عدویہ ہیں، صحابیت کا شرف رکھتی ہیں، آپ سے یعقوب بن ابی یعقوب نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

۵۰۔ معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رضؓ

عبداللہ بن ابی سلول کی کنیز تھیں۔ اسلام لانے کے بعد آزادی حاصل ہوئی پہلے شوہر سہیل بن قرظہ تھے۔ تذکروں میں ان کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ مومن اور فاضل خاتون تھیں۔

آپ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں۔ قتادہؒ وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں ۸۳ھ میں وفات پائی۔

۵

۵۱ - حضرت اُمِّ ہانی رضؓ

آپ کا نام فاختہ ہے، ابوطالب کی بیٹی ہیں، اور حضرت علیؓ کی بہن ہیں نبوت سے قبل حضورؐ نے اور ہبیرہ بن ابی وہب نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تھا، چنانچہ ہبیرہ سے شادی ہوگئی مگر بعد میں اسلام لے آئیں اس لئے نکاح باقی نہیں رہا، اس کے بعد حضورؐ نے پھر پیام دیا، تو کہنے لگیں خدا گواہ ہے کہ میں تو پہلے سے چاہتی تھی مگر میں تو بال بچوں والی ہوں، رسول اکرمؐ خاموش ہوگئے۔ آپ سے حضرت علیؓ اور عباسؓ کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۵۲ - اُمِّ ہشامؓ

آپ حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی ہیں، صحابیت کا شرف حاصل ہے، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔ رضوان اللہ علیہنّ